الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمد | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سرایں صد

جلد ۱۰ | ۵ ربیع الثانی ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۶ اپریل ۱۹۱۱ء مطابق ۲۴ چیت سمت ۱۹۶۷ | نمبر (۲۲ و ۲۳)

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید | پیشگی چار روپے

بھائیو! گر قادیاں آؤ گے تم | ایڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

اخبار قادیان

صحت حضرت خلیفۃ المسیح

محبت عجیب چیز ہے ہمارے دوست میاں محمد بخش صاحب جو ملک اسٹریلیا میں تجارت کرتے ہیں اپنے ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ آپ قادیان کی اخبار کی ذیل میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے متعلق جو سرخی قائم کرتے ہیں اس میں حضرت خلیفۃ المسیح کے الفاظ نہ ہوں بلکہ سرخی میں ہی آپ کی صحت و عافیت کے متعلق کوئی نہ کوئی اشارہ کرتا ہو کیونکہ بدر کو کھولنے کے وقت سب سے اول جن الفاظ کو ہماری مشتاق نگاہیں تلاش کرنے کو دوڑتی ہیں وہ اسی سرخی کے الفاظ ہیں۔ اور ہمارا جی چاہتا ہے کہ خود سرخی میں ایسے الفاظ ہوں جو اندرونی عبارت پڑھنے سے قبل ہی ہمارے دلوں کو راحت پہنچانے والے ہو جائیں سو ہم اپنے عزیز دوست کے اس اخلاص کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے ان کے منشاء کے مطابق اس دفعہ سرخی قائم کرتے ہیں۔

حضرت صاحب کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہت اچھی ہے ضعف ہے مگر قوت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اگلے دن ایک بیمار کو دیکھنے کے واسطے پہلی دفعہ کوچہ تک تشریف لائے تھے شیخ تیمور صاحب کو درس حدیث بخاری شریف دیتے ہیں خطوط ہنوز خود نہیں پڑھتے بلکہ سنائے جاتے ہیں اور کتاب بھی مطالعہ نہیں فرماتے ایک دن تین اسہال ہو کر ضعف ہو گیا تھا اور منہ میں کمزوری رہی۔ آج (منگل) طبیعت بالکل صاف ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے آپ کو پوری صحت و تندرستی اور طاقت عطا فرماوے۔ احباب دعا میں مصروف رہیں

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ایک شہادت کے سبب سرگودھا تشریف لے گئے ہیں (ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب با مداد ڈاکٹر عبداللہ صاحب حسب دستور آپ کی خدمت میں مصروف ہیں) اور ان کے متعلق ان کے محکمہ نے تا حال کوئی فیصلہ نہیں کیا۔

قادیان کے اردگرد اور خود بستی میں بھی طاعون ہے اللہ تعالیٰ رحم فرماوے۔ مدرسہ تعلیم الاسلام کا سالانہ امتحان ہو کر بارہ روز کے واسطے بچوں کو رخصت دی گئی ہے اور اکثر لڑکے اپنے وطن چلے گئے ہیں ۱۵ اپریل کو انشاء اللہ مدرسہ کھلیگا مدرسہ احمدیہ بدستور جاری ہے۔

بہت سے معزز دوستوں کے خط آئے ہیں کہ آپنے بھیرہ جاتے ہوئے اپنی والدہ صاحبہ کی بیماری کی خبر لکھی تھی واپسی پر پھر کچھ نہیں لکھا کہ ان کا کیا حال ہے ان مہربانوں کو اطلاع کے واسطے لکھا جاتا ہے کہ آپ بزرگوں کی دلی دعاؤں کو خدا تعالیٰ نے قبول کر لیا والدہ صاحبہ کو جلد شفا ہوئی میرے اہل و عیال تا حال ان کی خدمت کے واسطے بھیرہ میں ہیں اور عاجز یہاں قادیان میں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

(۱)

ما مسلمانیم از فضلِ خدا | مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم | ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست | بادۂ عرفانِ ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام | دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
مہرِ او با شیر شد اندر بدن | جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود | آں نہ از خود از ہماں جا بود
اقتدائے قول او در جانِ ماست | ہر چہ زو ثابت شود ایمانِ ماست
آں ہمہ از حضرتِ احدیت است | منکرِ آں مستحقِ لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر راست | منکرِ آں مورد لعن خداست
معجزاتِ انبیاء سابقین | آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمانِ ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
از ملائک و از خبر ہائے معاد | ہر چہ گفت آں مرسلِ رب العباد
یک قدم دوری ازاں عالی جناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

تعلیم الاسلام سے انٹرنس کے امتحان میں جانے والے عزیز طلباء صاحبان دل سے دعائے مدد کے واسطے درخواست دیتے ہیں

ایسا ہی شیخ بشیرانی صاحب بنارس سے محمد سمیع خاں کے امتحان میں کامیاب ہو جانے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

۴ مئی کا پرچہ ان خریداروں کے نام وی پی ہوگا جن کی قیمت تا حال وصول نہیں ہوئی۔ چونکہ افریقہ وی پی نہیں جا سکتا اسواسطے وہاں کے بقایا دار صاحبان خود ہی توجہ فرمائیں ہمارے خط کا انتظار نہ کریں۔

جنازہ غائب حافظ احمد الدین صاحب ساکن چک اسکندر ضلع گجرات جو ایک صالح احمدی بزرگ تھے فوت ہو گئے اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت عالیہ میں اعلیٰ درجات دے۔

جلسہ احمدیہ بنارس کے واسطے حضرت خلیفۃ المسیح نے چند معزز احباب کو جانے کے واسطے حکم دیا ہے کہ وہاں وعظ کریں۔ عاجز بھی حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح ان بزرگ دوستوں کے ہمرکاب ہوگا

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا)

احمدیوں اور غیر احمدیوں کی مثال

"احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان اختلاف کے متعلق"

ابن خزرجو نے اپنے اخبار اہل حدیث میں ایک آرٹیکل لکھا ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح ؑ کی بعض عبارتیں نقل کی ہیں۔ اخبار المنیر اور الوطن میں بھی اس پر زور دیا گیا ہے۔ کہ ہم غیر احمدیوں کے ساتھ اپنے اختلاف کو اصولی نہ بتلائیں بلکہ ان کے پیچھے نماز پڑھنا بھی جائز رکھیں ایسے صاحبان کو سوچنا چاہیئے۔ کہ ہماری جماعت ایک مظلوم جماعت ہے۔ ہم اپنے گھروں سے نکالے گئے وطن سے بے وطن کئے گئے برادری سے خارج کئے گئے۔ مسجدوں میں نماز پڑھنے سے ہمیں روکا گیا۔ ہمارا پانی مسلمانوں نے اپنے کنوؤں سے بند کر دیا اپنے قبرستانوں میں ہمارے مُردے دفن نہیں ہونے دئے۔ ہمارے رشتوں کو ہم سے چھین لیا گیا۔ ہمیں برسر مجالس بے عزت کیا گیا۔ مارا گیا پیٹا گیا۔ ہمارا تمسخر اڑایا گیا۔ ہماری ملازمتوں میں رخنہ اندازی کی گئی۔ ہماری دوکانوں سے سودا لینا حرام سمجھا گیا۔ ہم سے سلام کہنا موجب کفر جانا گیا۔ اور یہ سب کچھ صرف اس وجہ سے کہ ہم نے ایک ایمان کے لئے پکار دینے والے کی پکار سُنی۔ ہم نے اسے لبیک کہا۔ اور خدا کے فرستادے پر ایمان لائے۔ ان سب مظالم پر ہم نے صبر کیا۔ اپنے بھائیوں کی گالیاں سُنیں اور چپ رہے۔ اپنے سید اپنے مولیٰ (جس پر ہماری جانیں فدا ہوں) کی جناب میں وہ گستاخیاں سنیں اور وہ شوخیاں دیکھیں۔ کہ الامان الحفیظ۔ پر ہم نے اُف تک نہ کی۔ اور نہ ہم نے فتوے بازی کو اپنا شغل بنایا اخبار المنیر زور دیتا ہے کہ کیوں ہم نے میرے مضمون کا جواب نہیں دیا۔ ان کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہم ان کی طرح آزاد نہیں ہیں کہ جو کچھ اپنی رائے اور خیال میں آوے۔ وہی لکھ ڈالیں۔ بلکہ ہم ایک سلسلہ میں منسلک ہیں اور ایک امام کے ماتحت ہیں۔ چونکہ اسی مضمون پر جناب حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب نے ایک مبسوط مضمون لکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح ؑ کی خدمت میں پیش کیا ہوا ہے۔ اس میں اُمید ہے۔ کہ اس مسئلہ کے تمام ضروری پہلوؤں پر مفصل بحث ہوگی۔ اس واسطے ہم اس پر کچھ لکھنا نہیں چاہتے۔ ان سردست ہم ابن خزرجو کی تحریر میں سے دو باتوں پر نوٹس لینا ضروری سمجھتے ہیں۔

اوّل۔ ابن خزرجو صاحب لکھتے ہیں کہ مسلمانوں کا اور مرزائیوں کا اسیقدر فرق ہے جو عیسائیوں اور محمدیوں میں ہے یہ مثال ابن خزرجو کی درست نہیں۔ ہے بلکہ صحیح مثال یہ ہے۔ کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں کا اسی قدر فرق ہے۔ جو زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں یہودیوں اور عیسائیوں کا تھا۔ یہود اہل کتاب تھے ایک شریعت رکھتے تھے ان کے صاحب شریعت نبی حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے متبعین میں سے ایک شخص کو خدا تعالیٰ نے مبعوث اور مامور کیا تھا۔ تاکہ ان کی غلطیوں کو دُور کرے وہ شریعت کو منسوخ کرنے نہ آیا تھا اس کا قبلہ اور نماز اور سب باتیں حضرت موسیٰ کی متابعت میں تھیں۔ یہود نے عموماً اس کو نہ مانا اُسے کافر کہا اور اسے ایذا دی۔ مگر یہود میں سے جنہوں نے اس مامور من اللہ کو قبول کر لیا۔ وہ اس کے نام پر عیسائی کہلائے۔ اسی کے مطابق اس زمانہ میں بھی حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مسلمانوں نے یہودیوں کی سیرت اختیار کی۔ اس واسطے اُن کی اصلاح کے لئے ایک مسیح بھیجا۔ وہ کوئی نئی شریعت نہیں لایا بلکہ اسی نبی صاحب شریعت کا خادم اور غلام کہلانیوالا ہے۔ اسے مسلمانوں نے عموماً قبول نہیں کیا۔ پر جنہوں نے اُسے قبول کیا وہ اس کے نام پر احمدی کہلاتے ہیں۔

ابن خزرجو کی دروغ گوئی

دوسرا۔ امر جس پر ہم نوٹس لینا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ ابن خزرجو لکھتا ہے۔ کہ جو لوگ مولوی شبلی جیسے باخبروں کو بھی دھوکہ دیتے کو کہہ دیا کرتے تھے کہ ہم مرزا کو رسول نہیں مانتے بلکہ آنحضرت کو خاتم النبیین عام معنے میں سمجھتے ہیں۔ اس میں ابن خزرجو نے ہماری اس گفتگو کیطرف اشارہ کیا ہے۔ جو لکھنؤ میں ہمارے اور مولوی شبلی صاحب کے درمیان میں ہوئی تھی اور محض افترا پردازی سے اپنے پاس سے یہ لفظ بڑھا دیا۔ کہ ہم مرزا صاحب کو رسول نہیں مانتے۔ حالانکہ یہ بات نہیں بلکہ ہم نے اس امر کی تشریح کی تھی کہ ہم کن معنوں میں حضرت مرزا صاحب کو نبی اور رسول مانتے ہیں۔

جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام لاہور میں جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے مکان پر اپنی تقریر میں فرمایا تھا کہ۔

> "اُن لوگوں کے دلوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہرگز عزت نہیں جو کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہے اور وہ افضل الانبیاء زمین میں مدفون ہے اتنا نہیں سوچتے کہ اگر وہی عیسیٰ آوے تو پھر تو وہ خاتم الانبیاء ہو گیا اگر کوئی کہے کہ تم ہی نبوت کے مدعی ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ میں ویسا نبی نہیں ہوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام براہ راست خدا کے نبی تھے اور میری نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطہ اور فیض سے ہے۔"

اس تقریر کو سن کر اخبار عام میں ایک مضمون نکلا تھا کہ مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت کو چھوڑ دیا ہے۔ اس پر حضرت نے ایک مضمون اخبار عام میں چھپوایا تھا۔ جس میں سے کچھ اقتباس درج ذیل ہے۔

پرچہ اخبار عام ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء کے پہلے کالم کی دوسری سطر میں میری نسبت یہ خبر درج ہے کہ گویا میں نے جلسہ دعوت میں نبوت سے انکار کیا اس کے جواب میں واضح ہو کہ اس جلسہ میں میں نے صرف یہ تقریر کی تھی کہ میں ہمیشہ اپنی تالیفات کے ذریعہ سے لوگوں کو اطلاع دیتا رہا ہوں اور اب بھی ظاہر کرتا ہوں کہ یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے کہ گویا میں ایسی نبوت کا دعوے کرتا ہوں جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا اور جس کے یہ معنے ہیں کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقتدا اور متابعت سے باہر جاتا ہوں یہ الزام صحیح نہیں ہے۔ بلکہ ایسا دعویٰ نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے اور نہ آج سے بلکہ اپنی ہر ایک کتاب میں ہمیشہ یہی لکھتا آیا ہوں کہ اس قسم کی نبوت کا مجھے کوئی دعویٰ نہیں اور یہ سراسر میرے پر تہمت ہے اور جس بنا پر میں اپنے تئیں نبی کہلاتا ہوں وہ صرف اس قدر ہے۔ کہ میں خدا تعالیٰ کی ہمکلامی سے مشرف ہوں اور وہ میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے اور میری باتوں کا جواب دیتا ہے اور بہت سی غیب کی باتیں میرے پر ظاہر کرتا اور آئندہ زمانوں کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے کہ جب تک انسان کو اس کے ساتھ خصوصیت کا قرب نہ ہو دوسرے پر وہ اسرار نہیں کھولتا اور انہیں اُمور کی کثرت کی وجہ سے اس نے میرا نام نبی رکھا ہے سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں اُس وقت تک کہ میں دنیا سے گذر جاؤں مگر میں ان معنوں سے نبی نہیں ہوں کہ گویا میں اسلام سے اپنے تئیں الگ کرتا ہوں یا اسلام کا کوئی حکم منسوخ کرتا ہوں۔ میری گردن اُس جوئے کے نیچے ہے جو قرآن شریف نے پیش کیا اور کسی کو مجال نہیں کہ ایک نقطہ یا ایک شوشہ قرآن شریف کا منسوخ کر سکے۔ سو میں صرف اس وجہ سے نبی کہلاتا ہوں کہ عربی اور عبرانی زبان میں نبی کے یہ معنے ہیں کہ خدا سے الہام پا کر بکثرت پیشگوئی کرنے والا اور بغیر کثرت کے یہ معنے تحقیق نہیں ہو سکتے۔"

یہی بات نبی کے لفظ کے معنوں کے متعلق جو عربی اور عبرانی زبان میں ہے شبلی صاحب کو سمجھائی گئی تھی جس پر آخری اعتراض انہوں نے یہ کہا تھا کہ اس لفظ پر عام مسلمان بھڑک اٹھتے ہیں۔ تب میں نے عرض کی تھی کہ ہم کوئی اسیات کا خصوصیت سے وعظ نہیں کرتے پھرتے۔ حضرت صاحب نے بھی اس لفظ کو شرائط بیعت میں درج نہیں کیا لیکن جب لوگ خود اس مسئلہ کو چھیڑتے ہیں۔ تو جو حق بات ہے اس کے اظہار سے ہم رک نہیں سکتے یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ جسکی نبوت کو خدا تعالیٰ نے اپنے زبردست نشانوں سے ثابت کر دیا ہے ہم اس کو کہیں کہ وہ نبی نہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے۔ کہ جو مسئلہ باوجود صاف ہونے کے لوگوں کی شامت اعمال سے فی زمانہ پیچیدہ بن گیا ہو اس کو قبل اس کی پوری تشریح کے بیان کر دینا عوام کو ایک مشکلات میں ڈال دیتا ہے۔ اور غالباً یہی وجہ ہو کہ شرائط بیعت میں ایسے الفاظ درج نہیں۔ ورنہ جو کچھ حضرت مسیح موعودؑ پر خدا تعالےٰ کی طرف سے نازل ہوا اور انہوں نے فرمایا۔ وہ سب حق اور ہمارا دین اور ایمان ہے اور شرائط بیعت میں داخل ہے۔

ابن خزرجو آپ کیوں چیختے ہیں

ابن خزرجو صاحب کا ذکر اخبار میں آگیا ہے۔ تو ہم ان کو یہ بھی عرض کر دینا مناسب جانتے ہیں کہ جناب مولوی میر قاسم علی صاحب اپنے رسالہ احمدی میں جو کچھ آپ کو لکھتے ہیں آپ کو چاہئے کہ آپ صبر سے اُسے برداشت کریں۔ سالہا سال سے آپ اپنے اخبار اہل حدیث میں بدزبانی اور سخت کلامی اور دریدہ دہنی سے جو کچھ بھی آپ کے مونہہ میں آیا برابر کہتے چلے آئے۔ کیونکہ آپنے دیکھا کہ بالمقابل کوئی کلام نہیں کرتا تھا اسواسطے آپ دن بدن بڑھتے گئے۔ اور شیر پنجاب بن گئے۔ آپنے اپنی خوفناک گالیوں سے چار لاکھ احمدیوں کا دل دکھایا ہے۔ اب ایک احمدی نے یہ سوچ کر لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانا کرتے آپکے حق میں کچھ لکھا جس کا اثر صرف آپکی ذات پر ہے کیونکہ آپکی کوئی جماعت نہیں۔ اہل حدیث کے ایک بڑے حصہ نے بھی خود آپکو گمراہ قرار دیا ہے تو پھر اس ذرا سی آواز پر اتنا چیخنا۔ چلانا۔ بدنا پیٹنا اور دہائی دہائی مچانا ٹھیک نہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

اوائے خاص سے غالب ہوا ہے نکتہ سرا
صلائے عام ہے یاران نکتہ دان کے لئے

گناہ کا جرم

(کاؤ)

مجھی ڈاکٹر صاحب کا مضمون گناہ کے جرم پر صاحبدلان کے واسطے بہت دلبستگی کا موجب ہے۔ ہم تو مدت سے جانتے ہیں کہ ہمارے مخدوم صرف ظاہری مریضوں کیواسطے نہیں بلکہ رُوحانی بیماروں کے لئے بھی بشیر ہیں اس مضمون سے ناظرین پر ظاہر ہو جاویگا۔ کہ وہ باطنی اناٹومی کے بھی ماہر ہیں

اڈیٹر۔

جرم (germ) انگریزی میں کہتے ہیں ایک نہایت باریک جاندار کو جو نظروں سے نہاں اس عالم میں موجود ہے اور سوائے خوردبین کے نظر نہیں آتا۔ اس کی لاانتہا اقسام ہیں ان میں سے بہت سی اقسام ایسی ہیں جو امراض جسمانی پیدا کرتی ہیں چنانچہ اسی زمانہ میں ایک ہوا چلی ہے۔ اور ڈاکٹروں کی نئی تحقیقاتوں سے یہ ثابت ہوتا چلا جاتا ہے۔ کہ تقریباً قریباً کل امراض کسی نہ کسی جرم سے پیدا ہوتے ہیں بعض معلوم ہو چکے بعض معلوم ہو رہے ہیں۔ غرض یہ سلسلہ چل رہا ہے اور کوئی زمانہ آتا ہے کہ ساری انگریزی طب کا مدار ہی جرم تھیوری پر رہ جائیگا۔ اب ایک اور بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ عربی میں ایک لفظ ہے ۔ جن ۔ اس کے معنے بھی لغت میں مخفی مخلوق کے ہیں یہ بہت وسیع لفظ ہے۔ چنانچہ مذکورہ بالا جرم بھی اسی جن کے مفہوم کے اندر آجاتا ہے۔ یعنی جرم بھی جن کی ایک قسم ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فداہ ابی وامی نے ۱۳ سو سال پہلے ارشاد فرمایا تھا کہ موتی بخار۔ ملیریا۔ ہیضہ۔ طاعون یہ سب جن سے پیدا ہوتے ہیں چنانچہ اس زمانہ میں جب تحقیقات سے ان امراض کے جرم معلوم ہوئے۔ تو اسلام کی صداقت ظاہر ہوئی کہ فی الواقع جن (یعنے جرم) ہی ان امراض کے بواعث تھے ایک اور بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اس زمانہ کی تحقیقات سے یہ ثابت ہوا ہے کہ تمام امراض جسمانی محرکات خارجی سے پیدا ہوتے ہیں یعنے محرک ہمیشہ خارج سے آئے گا لیکن اس محرک کے اثر کو قبول کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس جسم کے اندر کوئی کمزوری موجود ہو۔ ورنہ محرک اثر نہیں کرسکتا۔ مثلاً نمونیا (ذات الصدر) ایک مرض ہے اس کا باعث ایک جرم ہے یہ جرم اکثر موجود ہوتا ہے مگر اثر نہیں کرسکتا ہاں جب اچانک ایک شخص سخت سردی کھاتا ہے یا گرم سرد ہو جاتا ہے اس سے انسان کے جسم یا پھیپھڑے میں جو کمزوری پیدا ہوتی ہے اس سے اس جرم کو اپنا اثر کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ اور فوراً نمونیا ہو جاتا ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں سردی سے نمونیا ہو گیا حالانکہ نمونیا کا باعث تو وہ جرم ہے۔ جو خارج میں ایک وجود ہے۔ مگر جب تک خود جسم کے اندر کمزوری پیدا نہ ہوئی۔ یہ جرم اثر نہیں کرسکا۔

یہ بڑی سچی بات ہے کہ جسمانی اور روحانی یا ظاہری اور باطنی عالم میں مشابہت ضرور ہے۔ اگر یہ حدیث صحیح ہے۔ کہ العلم علمان علم الابدان وعلم الادیان۔ کہ علم دو ہی ہیں جسم کا علم اور دین کا علم۔ تو اس میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے۔ کہ دونوں میں مشابہت بڑی بھاری ہے۔ اور ہونی بھی چاہیئے کیونکہ دونوں کا ایک دوسرے سے نہایت شدید تعلق ہے اور ہر ظاہر کے مقابل میں ایک باطن ہے۔ اگر ظاہر کی آنکھ کان ہیں تو باطن کی آنکھ کان بھی موجود ہیں۔ ظاہر کے خط وخال ہیں تو باطن کے بھی علیٰ ہذا القیاس موجود ہیں۔ غرض باطن کو سمجھنے کے لئے ظاہر بطور آئینہ کے ہے۔ جس میں باطن کی جھلک نظر آتی ہے اسی طرح ایک اور مثال عرض کرتا ہوں۔ گناہ کیا ہے۔ ایک روحانی بیماری ہے جس طرح جسم کے قویٰ اگر اپنے اصلی حالت پر چلے چلیں تو حالت صحت ہوتی ہے۔ اگر کوئی عضو یا قوت درست نہ رہے تو وہ بیماری کہلاتی ہے اسی طرح رُوحانی قویٰ جب تک صحیح حالت میں یعنے جو ان کا مقصد اصلی ہے اس کے لئے کام کرتے رہیں۔ تو وہ ٹھیک ہے اور اس کو صلاحیت کہیں گے اور ایسے شخص کو مرد صالح کہیں گے۔ مگر جب وہ قوت رُوحانی اپنا کام صحیح نہ کرے یا اپنے مقصد اصلی سے غلط راستہ پر چلے۔ تو اس کو گناہ کہیں گے

اب جس طرح امراض جسمانی کے ڈاکٹروں نے خوردبینوں سے دیکھ کر دنیا کو تبلایا ہے کہ امراض جسمانی کے محرک خارجی وجود ہیں۔ جن کو جرم کہتے ہیں یا عربی میں جن کہتے ہیں اسی طرح روحانی ڈاکٹروں نے یعنے انبیاء نے اور سب سے بڑھ کر تمام نبیوں کے سرتاج حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باطنی آنکھوں سے دیکھ کر دنیا کو تبلایا۔ کہ رُوحانی بیماریوں کے محرک بھی ایسے مخفی وجود ہیں جو خارج میں موجود ہیں اور جن کو شیطان کہتے ہیں۔ گویا گناہ کا جرم شیطان ہے۔ چنانچہ جس طرح جرم جن کی قسم میں داخل ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے بھی اپنے کلام پاک میں وکان من الجن فرما کر تبلا دیا کہ شیطان بھی جن ہے۔ اور جس طرح جرم جسمانی بیماریوں کی تحریک کرتا ہے اسی طرح شیطان رُوحانی بیماریوں کی تحریک کرتا ہے کیونکہ محرک ہمیشہ خارج سے آئے گا یہ ایک مسلمہ اور تحقیق شدہ مسئلہ ہے۔ ہاں جس طرح جب تک جسم کے اپنے اندر کوئی کمزوری موجود نہ ہو۔ جرم اثر نہیں کرسکتا اسی طرح شیطان بھی جب تک انسان کے اندر کوئی رُوحانی کمزوری نہ ہو۔ کسی شخص پر اثر نہیں کرسکتا۔ چنانچہ قرآن کریم میں فرمایا ۔ انّ عبادی لیس لک علیھم سُلطٰن یعنے میرے بندوں پر تیرا غلبہ نہ ہوگا یعنے جن کی رُوحانی حالت صحیح ہوگی اور ان کے اندر کوئی کمزوری نہ ہوگی۔ ان پر شیطان کا کوئی غلبہ نہ ہوگا (کیونکہ عبد کا مقام نہایت اعلیٰ ہے چنانچہ قرآن کریم میں آیا ہے ۔ یاایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الیٰ ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔ ترجمہ۔ اے نفس اطمینان یافتہ اپنے رب کی طرف لوٹ وہ تجھ سے راضی اور تو اس سے راضی پس میرے بندوں میں داخل ہو اور میرے جنت میں داخل ہو ۔ ان پر شیطان کا کوئی غلبہ نہ ہوگا۔ جس طرح جسمانی طب نے تبلایا کہ جرم کے داخل ہونے سے بچنے کے واسطے اپنے تمام سوراخوں اور زخموں (جن میں منہ۔ ناک۔ شرمگاہ۔ زخم وغیرہ سب داخل ہیں) کی حفاظت کرو رُوحانی طب نے بھی تبلایا کہ یحفظوا فروجھم۔ یعنے اپنے تمام سوراخوں (جس میں منہ زبان۔ کان۔ ناک۔ آنکھ شرمگاہ وغیرہ سب شامل ہیں) کی حفاظت کرو۔ جس طرح وہاں بتایا گیا کہ بیماروں سے نہ ملو ایسے یہاں بھی بتایا گیا کہ رُوحانی مریضوں کی صحبت نہ اختیار کرو۔ جس طرح وہاں بتایا کہ ہر قسم کی گندگیوں سے پرہیز کرو ایسے ہی یہاں بتایا گیا کہ والرجز فاھجر یعنی ہر قسم کی گندگی سے پرہیز کرو جس طرح وہاں بتایا کہ صاف رہنا صحت کے لئے مفید ہے یہاں بتایا کہ ان اللہ یحب التوابین والمتطھرین۔ بے شک اللہ پیار کرتا ہے۔ توبہ کرنے والوں لعنہ خوب صاف و پاک لوگوں کو۔ وہاں صحت کے لئے اگر مناسب لباس تجویز کیا گیا تو یہاں رُوحانی صحت کے لئے لباس تقویٰ تجویز ہوا۔ اگر وہاں غذا کے لئے عمدہ چیزیں تجویز کی گئیں۔ تو یہاں کلوا حلالاً طیباً۔ (یعنی حلال طیب کھاؤ) کے علاوہ قرآن کریم۔ تسبیح۔ تحمید۔ تہلیل۔ تکبیر۔ درود شریف کو غذا قرار دیا۔ اگر وہاں غسل کرنا لازمہ صحت ہے تو یہاں نماز لازمہ صحت ہے۔ حدیثوں میں نماز کو غسل سے ہی تشبیہ دی ہے۔ اگر پاکیزہ ہوا صحت جسمانی کے لئے ضروری ہے۔ تو صحت رُوحانی کے لئے کونوا مع الصادقین۔ فرمایا یعنے صادقوں کی صحبت (پاکیزہ) اختیار کرو۔ اگر وہاں روشنی جرم کو مار دیتی ہے تو یہاں انوار الٰہیہ شیطان کو ہلاک کر دیتے ہیں اگر آگ تمام قسم کے جرموں کو ہلاک کر دیتی ہے تو یہاں محبت الٰہی کی آگ ہر قسم کے شیاطین کو ہلاک کر دیتی ہے اگر کوئی بیمار ہو جاوے تو جس طرح اس مرض کو اسباب مریض کو دُور ہٹایا جاتا ہے۔ اسی طرح روحانی امراض میں توبہ کام دیتی ہے جن اسباب گناہ پیدا ہوتا ہے۔ ان سے ہٹ جانا اور خدا کی طرف رجوع کرنا۔ جس طرح امراض جسمانی کے لئے دوائیں استعمال ہوتی ہیں یہاں استغفار ولاحول سے کام لیا جاتا ہے۔ وہاں مسہل دیا جاتا ہے تو یہاں صدقہ دیتا ہے وہاں صحت کی ترقیات کے لئے مقویات دیتے ہیں یہاں عمل صالح سے کام لیا جاتا ہے۔ جس طرح وہاں کچھ احکام ہیں اور کچھ پرہیز ہیں ایسے ہی یہاں کچھ اوامر اور کچھ نواہی ہیں۔ جس طرح جو لوگ علاج نہیں کراتے اور ان کی بیماریاں بڑھ جاتی اور لاعلاج ہو جاتی ہیں وہ بڑے شفاخانوں میں بھیجدئے جاتے ہیں۔ پھر اس پر طرح طرح کے عمل جراحی اور بعض اعضاء چیرے اور جلائے جاتے ہیں اسی طرح جب روحانی مریض علاج نہیں کراتے اور حد سے بڑھ جاتے ہیں۔ تو وہ بھی ایک بڑے شفاخانے میں جس کا نام جہنم ہے بھیجدئے جاتے ہیں اور وہاں طرح طرح سے جلانے وغیرہ سے ان کا علاج ہوتا ہے کیونکہ شیطان کا آخری علاج جلانا ہے۔ کافر کا شیطان جہنم میں جل کر ہلاک ہوتا ہے۔ مگر مومن کا شیطان محبت الٰہی کی آگ میں جل کر ہلاک ہو جاتا ہے۔

غرض کہاں تک بیان کیا جائے ایسی عجیب وغریب مشابہت ہے کہ تعجب ہوتا ہے مگر ساتھ ہی ان نئی روشنی کے لوگوں کی ہٹ دھرمی اور تعصب پر بھی حیرت ہوتی ہے کہ بیماریوں کے لئے تو خارجی مخفی مخلوق تحریک پیدا کرنے کے لئے ضرور مانیں مگر رُوحانی امراض کی تحریک کے لئے خارجی وجود ماننے کے لئے ہرگز تیار نہیں۔ ایک ڈاکٹر کی عینک لگی ہوئی آنکھ ایک خوردبین کے شیشہ میں خاک دھول کچھ بھی دیکھ لے۔ وہ سب سچ اور بجا مگر ایک نبی کی چشم حق بین کیسی ہی سچی باتیں کیوں نہ دیکھے وہ نادرست۔ ایک ڈاکٹر کی محدود دکھو پڑی کی محدود عقل جو کچھ بھی اُڑان گھائیاں کرے وہ وحی آسمانی ہے۔ مگر ایک نبی کی سچی وحی جو اپنے اندر سچا علم رکھتی ہے وہ ناقابل تسلیم۔ اگر یہ کہا جاوے کہ اس پر دلائل بھی ہیں تو عرض ہے یہ کہ وہی دلائل ہونگے

بھی موجود ہیں۔ صرف منصف مزاج قلب چاہیئے۔

گناہ کے جرم کو نہ ماننے کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اس زمانہ میں اس کی خوب چڑھ مچی۔ چنانچہ دہریت اور فسق و فجور کی ایسی وبا پھیلی ہے کہ "الامان الحفیظ"۔ سل کے مرض کی طرح بس اندر ہی اندر کھاجاتی ہے۔ ہر ذی عوت روتے ہیں۔ آخر اس وبا کے دور کرنے کے لئے بھی خدا نے اپنی رحیمی و کریمی کو کام فرماکر ایک ڈاکٹر بھیجا۔ جس نے آکر قادیان میں شفاخانہ کھولا اور وہی مجرب نسخہ جو اس کے اُستاد حاذق سارے رُوحانی ڈاکٹروں کے سرتاج نے ۱۳۰۰ برس پہلے استعمال کرکے ایک عالم کو شفا دی تھی وہی نسخہ اس نے بھی استعمال کیا یعنے قرآن کریم۔ مگر اکثر مریض اپنی جان سے کچھ ایسے بیزار تھے۔ کہ آگے ڈاکٹر صاحب کی ہی مخالفت کرنے اور کہنے لگے کہ ہمیں زہر دیا جاتا ہے دوا بھی کڑوی نہ تھی۔ بلکہ شہد کی طرح میٹھی تھی۔ مگر کیا کیا جاوے کہ بیماروں کے مُنہ کا ذائقہ ہی بگڑ گیا تھا۔ میٹھا بھی کڑوا معلوم ہونے لگا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بیماری سے کچھ مزاج بھی چڑچڑا ہو گیا۔ اخلاق بھی پست ہو گئے۔ یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر نے تو بہتیرا کہا کہ میں سرکاری نوکر ہوں۔ تمہارے لئے ہی مقرر ہوا ہوں کوئی معاوضہ فیس وغیرہ نہیں مانگتا۔ مگر بیماروں نے ایک نہ سنی وہ بھی کہے گئے۔ کہ ہم نہیں پیتے۔ کڑوی ہے۔ کچھ طاعون نے ڈھونڈھ کر پلائی۔ مگر آخر کار کہاں تک۔ کوئی زبردستی تو ہے نہیں یہاں تو من چلے کا سودا ہے ڈاکٹر تو چلا گیا۔ مگر اپنا جانشین چھوڑ گیا۔ جو ظاہری و باطنی دونوں طرح علاج کرتا ہے اور بہت سے کارندے بھی ہیں مگر بیماروں کی ہٹ تو اب تک ویسی ہی چلی جاتی ہے۔ دیکھئے کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ ہم تو اب بھی بیماروں کو صلاح دیتے ہیں کہ دیکھو یہ وقت ہے۔ ہاتھ سے نہ جانے پائے۔ ورنہ پیچھے پچھتاؤ گے ؎

چہ گویم با تو گر آئی بہ دار قادیان بینی
دوا بینی۔ شفا بینی۔ غرض دارالامان بینی

راقم - عاجز بشارت احمد عفی اللہ عنہ۔

ناصر کی نُصرت کرو

خواہ تم جاگو نہ جاگو میں جگاؤں گا تمہیں۔ تم سنو نہ سنو میں تو سناؤں گا تمہیں۔ اے میرے پیارے احمدی احباب یہ تو ناممکن ہے کہ کسی ایک شخص کی بات کل زمانہ مان لے مگر میرا تمہارا ایسا رشتہ ہے۔ کہ میری التجاء تمہیں منظور فرمانی ہی مناسب ہے۔ خصوصاً ایسی عرض جس میں سراسر تمہاری بھلائی ہے۔ قادیان کے اصحاب صفہ جن کا ذکر حضرت صاحب کے الہام میں ہے اور جن کے لئے فرشتہ روٹی لایا تھا۔ جو لنگرخانہ میں کھاتے ہیں مگر جو ان میں سے عیال والے ہیں وہ بے در و بے گھر ہونے کے سبب سخت تکلیف پا رہے ہیں ان کے مکانوں کے لئے حضرت نواب محمد علیخان صاحب نے ایک قطعہ زمین عطا فرمایا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک گھر بنوا دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ جس سے ایک سو روپیہ ضمنی بھی عنایت فرما دیا ہے۔ اس زمین میں ۲۲ گھر تیار ہوں گے۔ اور ہر ایک گھر پر تین سو روپیہ اندازاً خرچ آئیگا اس حساب سے کل چھ ہزار تین سو روپے کیفر درکار ہے۔ سب دوست توجہ فرماویں۔ تو کچھ مشکل نہیں ہے۔ ایک شاعر کہتا ہے۔

دو دل یک شود بشکند کوہ را ۔ پراگندگی آرد انبوہ را

تم تو ماشاء اللہ ہزاروں لاکھوں ہو۔ اگر متفقہ کوشش کرو۔ تو ایک دن میں یہ روپیہ بہم پہونچا سکتے ہو۔ خصوصاً بعض احباب ایسے بھی ہیں کہ جنہوں نے ہنوز کچھ چندہ عطاء نہیں فرمایا۔ بعض بفضل خدا متموّل بھی ہیں جیسے کہ ہمارے حضرت صاحب کے بڑے مخلص شیخ رحمت اللہ صاحب سوداگر ہیں۔ اگر چاہیں تو ایک مکان بہ آسانی بنوا سکتے ہیں اور حیدرآباد کے محمد رضوی صاحب سیالکوٹ کے چوہدری نصر اللہ خان صاحب۔ شیخ محمد حسین صاحب و برادران منیجر کاٹن ملز لائل پور۔ سرگودہ۔ محمد حسین خان صاحب افسر انہار ریاست خیرپور۔ ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن احمدیہ بلڈنگ لاہور۔ اسماعیل آدم صاحب سوداگر چھتری بمبئی۔ میاں چراغ الدین صاحب رئیس لاہور وارث میاں سلطان صاحب ٹھیکیدار۔ غلام محمد صاحب رئیس لاہور۔ اور بھی کئی صاحب ہیں جن کا حال اللہ تعالےٰ کو معلوم ہے۔ مجھے مفصل معلوم نہیں۔ چند آدمی حضرت خلیفۃ المسیح کی طرح ایک ایک گھر بنوا دیں۔ دوسرے حسب حیثیت نصف یا چوتھا حصہ مکان کا بنوا دیں۔

اور جو ان سے بھی کم مالدار ہیں وہ آٹھواں حصہ لکھوا دیں۔ لا یکلف اللہ نفساً الا وسعہا۔ جو اور بھی کم استطاعت ہیں۔ وہ دس پانچ ہی عنایت فرماکر ممنون کریں اور جو غریب ہیں۔ وہ بھی کچھ نہ کچھ دے کر ثواب حاصل کریں غرضیکہ قطرہ قطرہ ہے شود دریا کو مدنظر رکھکر تھوڑا تھوڑا اس کار خیر میں دیں اور اللہ تعالےٰ سے اس کے فضل کے امیدوار رہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نیتوں کو دیکھتا ہے۔ لن ینال اللہ لحومہا ولا دماءہا ولکن ینالہ التقویٰ منکم متقی بننے کے لئے جیسے نماز پڑھنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح حسب حیثیت کچھ لِلّٰہ فی اللہ غرباء پر خرچ کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ جن کے نام اوپر لکھے گئے ہیں ان میں سے بہت سے احباب نے مجھے چندہ وقتاً فوقتاً دیا بھی ہے اور آئندہ ان کی مہربانی کی اُمید ہے کہ اور بھی ضعفاء قادیان کے لئے عطاء فرماوینگے۔ کسی نے کیا خوب مصرعہ کہا ہے۔ ع

نام ہو آپ کا اور کام ہمارا ہوجائے۔

لیکن ہماری جماعت کے لائق یوں ہے۔ ع

اجر ہو آپ کو اور کام ہمارا ہو جائے۔ عزاہ

گئو رکھشا

اس کتاب میں بدلائل ثابت کیا گیا ہے۔ کہ گاؤکشی کے متعلق آریاؤں کا شور و غوغا بے فائدہ ہے۔ جبکہ خود دیانند سرستی صاحب اپنی ستیارتھ پرکاش ۱۸۷۵ء میں ویدوں کے اس حکم کو لکھ چکے ہیں کہ ہوم کی مذہبی رسم میں گائے۔ گھوڑے وغیرہ کا گوشت استعمال کرنا فرض ہے ۱۸۷۵ء کے نسخہ کو منسوخ شدہ جو آریہ صاحبان کہتے ہیں اس کے جواب بھی مدلل دئے گئے ہیں رسالہ دلچسپ ہے۔ قیمت صرف ۵ ہے اور سکھ بک ایجنسی صدر پشاور سے ملسکتا ہے۔ اس رسالہ میں ایک کمزوری دکھائی گئی ہے کہ وید پڑھت برہما مرے چاروں وید کہانی کے الفاظ جو سوامی دیانند نے جناب باوا نانک صاحب کیطرف منسوب کرکے باوا صاحب موصوف کو اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں بے نقط سنائی ہیں۔ ان کے متعلق لکھا ہے کہ یہ فقرات دراصل باوا صاحب کے نہیں ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ اس میں شک نہیں کہ دیانند کو بہت کچھ اناپ شناپ لکھنے کی عادت تھی مگر جبکہ وید دراصل ایسے ہی ہیں جیسے کہ اس فقرے سے ظاہر ہیں تو باوا صاحب موصوف جیسے راستباز اور حق شناس انسان کے مونہہ سے اس کلمہ کا نکلنا کوئی تعجب کا مقام نہیں۔ یہ کتاب دفتر بدر میں نہیں فروخت ہوتی جو صاحب چاہیں مذکورہ بالا پتہ سے منگوالیں۔

حضرت عیسیٰ قبر میں

ہمارے علاقہ میں جب کوئی مر جائے تو گورستان میں اسقاطی مُلاں اکثر لوگوں کو وعظ سنایا کرتے ہیں۔

اگلے دن ایک حافظ صاحب موضع للہ کے ہمارے برخلاف فرمارہے تھے کہ آج کل جو مرزائیوں کا ایک نیا فرقہ ظاہر ہوا اس نے حضرت عیسیٰ کی بڑی ہتک کی تمام اُمت محمدیہ کا اجماع ہے کہ حضرت عیسےٰ خاکی جسم کے ساتھ آسمان میں زندہ ہے مگر یہ لوگ اس کو قبر میں سمجھتے ہیں۔ حافظ صاحب اور ان کے دوسرے ہم مشربوں کی خاطر میں شیخ الاسلام شرح بخاری سے اس بحث کو کہ حضرت عیسےٰ اور دوسرے انبیاء کہاں زندہ ہیں آیا آسمان یا قبروں میں۔ نقل کرکے عرض کرتا ہوں۔ کہ آپ کے بزرگ مدت ہوئی اس ہتک کے مرتکب ہو چکے۔ مرزائیوں کا اس میں کیا قصور سُنیئے بُخاری کی اس حدیث بینما انا نائم اطوف بالکعبۃ کے نیچے شارح شیخ الاسلام لکھتا ہے "و جمع نمودہ بیہقی کتابے در حیات انبیاء در قبور" اس کے ثبوت میں حدیث ذیل کو پیش کرتا ہے۔ "در صحیح مسلم از انس مرفوعاً۔ گذشتم بموسےٰ شب اسریٰ نزدیک کثیب احمر کہ آں جا قبر موسےٰ است و حالانکہ وے ایستادہ نماز مے گذارد در قبر خود۔ و از ابی ہریرہ ہمچنان در قصہ اسریٰ کہ از آں جملہ این است و دیدم خود را در جماعت از انبیاء پس ناگاہ موسےٰ ایستادہ نماز مے گذارد...... و ناگاہ عیسےٰ بن مریم ایستادہ نماز مے گذارد...... و ناگاہ ابراہیم ایستادہ نماز مے گذارد۔ ...... پس امام شدم آن جماعت را" بیہقی نے اس حدیث سے حیات انبیاء کو قبروں میں ثابت کیا۔ جن میں حضرت عیسےٰ بھی شامل ہیں بقول حافظ صاحب یہ بھی مرزائیوں کی طرح حضرت عیسیٰ کی ہتک کرنے والے ٹھیرے اور جس نماز میں یہ انبیاء مشغول ہیں اس سے بموجب روائت محمد بن عبدالرحمٰن "و ایشان نماز مے گذارند پیش خدا تا آں کہ نفخ کردہ شود در صور۔" (ش ص ۱۴۵) حضرت عیسیٰ فارغ ہوکر دنیا میں بھی نہیں آسکتا اس طرح دو ہتکیں جمع ہوگئیں ایک قبر میں ہونا دوسرا نفخ صور دنیا میں واپس نہ آنا۔ پھر آگے شارح شیخ علاء الدین قونوی کا قول نقل کرتا ہے۔ "شیخ علاء الدین قونوی کہ از علماء شافعیہ از ارباب تصوف است مے گوید کہ اعتقاد حیات انبیاء در قبور بوجود ایشاں در دے ہر وجہے کہ پیش از وفات ثابت بود و استمرار و استقرار ایشاں در قبور ہم بریں وجہ از مسائل فروع نیست کہ در روے بدلائل قطعیہ غیر قطعیہ اکتفا تواں کرد۔ بمشاہدہ عیانی ثابت شدہ کہ حیاتے کہ ایشاں را پیش از وفات بود زوال پذیر رفتہ ...... باآں کہ اعتقاد داریم بحیات ایشاں نزد پروردگار جل جلالہٗ بحیاتے کہ اشرف و اکمل است این حیات متعارف و اعتقاد داریم

کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با رفیق اعلیٰ است بسمٰوات اعلیٰ نزد سدرۃ المنتہیٰ عندہا جنت المأویٰ و این حالت افضل واکمل است ازین کہ در قبر مقیم بود۔ در حدیث آمدہ کہ انبیاء را بعد از چہل روز در زمین نہ گذارند وایشاں نماز مے کنند پیش پروردگار خود تا نفخ صور در حدیث دیگر آمدہ کہ من گرامی ترم نزد پروردگار خود ازاں کہ مرا بعد از سہ روز مرا در قبر بگذارد پس ظاہر شد۔ کہ قطع بہ اقامت انبیاء علیہم السلام بہ این حیات در قبور و استمرار ایشاں در وے ...... متعذر است وصلوٰۃ موسیٰ در قبر دلالت ندارد بر استمرار اقامت او در وے کیف وحالاں کہ در صحیح حدیث آمدہ کہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم او را وانبیاء دیگر را صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین در سمٰوات ملاقات کردہ پس توفیق آن بود۔ کہ با وجود قرار ایشان بر سمٰوات گاہے انتقال بجائے دیگر از مواضع قبر وغیرہ نیز کنند انتہیٰ۔" اس قول کی پھر یون تردید کی گئی ہے۔ "وآنچہ در تطبیق صلوٰۃ موسیٰ علیہ السلام در قبر در دیت سرور انبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم در آسمان گفتہ کہ انبیاء علیہم السلام با وجود قرار ایشاں بر سمٰوات گاہے بہ قبور نیز نزول وانتقال مے کنند کسے کہ قائل استمرار ایشان است در قبر برعکس آن مے رود وے گوید کہ با وجود قرار ایشاں در قبر در بعضے احیان نقودت نعودی کہ در عالم ایشان را دادہ اند۔ عروج وانتقال بسمٰوات نیز تمانند یا گوید کہ مراد دیدن آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرا ایشان را بدر قبور در حالت مرور آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم از سمٰوات بترتیبکہ ذکر یافتہ است یعنے قولہ فی السمآء السادسۃ حال شلاً از فاعل باشد و مفعول پس استقرار در آسمان صفت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم باشد نہ انبیاء۔"

قائلین حیات مسیح و مدعیان اجماع ذرہ اس تقریر کو پڑھیں خود ان کے ہم مذہب شارحین اور بزرگان دین نے صاف لکھدیا۔ کہ معراج کی رات کو جس قدر انبیاء آپ نے دیکھے۔ کیا ابراہیم کیا موسےٰ کیا یحیےٰ کیا عیسےٰ وہ سبکے سب قبروں میں تھے ان میں سے ایک بھی آسمان پر نہیں رہتا۔ پھر اگر مرزائیوں نے حضرت عیسیٰ کو قبر میں اتارا ہے تو کیوں اس پر اس قدر شور وکوکارا ہے۔ جب مسیح کو قبر میں سونپنا اس کی ہتک اور کسر شان ہے۔ تو پھر جملہ انبیاء کا مستقر قبور ماننا کیوں موجب ثواب اور باعث ایمان ہے۔ کرمداد از دوالمیال ضلع جہلم

معماروں اور راجوں کی ضرورت

ڈیرہ غازی خان میں مسجد احمدیہ کے بنانے کے واسطے راج مطلوب ہیں جو کہ محنت اور دیانت سے کام کریں کیا اپنے احمدی معمار اور راج بالخصوص بھیرہ کے بھائی ہم خرما وہم ثواب کے لینے کے خواہشمند نہیں ہیں۔ آمد ورفت کا کرایہ مل جاوے گا۔ مزدوری معقول اور امید ہے کہ کچھ اور بھی فائدہ رہے۔ خط وکتابت بنام منشی نذر محمد صاحب محرر بہ دفتر ضلع ڈیرہ غازیخان ہونی چاہیئے۔

کیا اخلاص ہی

قاضی محمد عالم صاحب لکھتے ہیں پیارے مفتی جی دل چاہتا ہے۔ کہ مال وجان اور اولاد تک اسلام کی پاک خدمت میں لگ جاوے۔

مبارک

یہ نہائت خوشی سے خبر شائع کی جاتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل وکرم سے ہمارے دوست شیخ نور احمد صاحب احمدی وکیل ایبٹ آباد کو دوسرا فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے۔ پہلے کا نام عزیز احمد ہے۔ جو حضرت مسیح موعود ع نے رکھا تھا۔ اس مولود مسعود کا نام حضرۃ خلیفۃ المسیح ع نے محمد احمد رکھا ہے اللہ تعالیٰ ہر دو کو صحت وعافیت کے ساتھ اور نیکی وتقوےٰ کے ساتھ لمبی عمر عطا فرماوے اور دینی دنیوی حسنات سے متمتع کرے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس دعا پر آمین کہیں۔

وسعت اسلام کی بشارت

مخدومی حضرت سید میر حامد شاہ صاحب کا ایک رویائے صادقہ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش ہوا۔

"اللہ تعالےٰ نے مجھے ایک ہفتہ ہوا ہے کہ آپ کی مجلس پاک کا نقشہ نہایت ہی شاندار منظر میں جو بہت ہی دلچسپ اور روح پرور تھا۔ دکھلایا۔ اپنی مسجد میں جو اس عاجز کے رہائشی مکان کی دیوار بدیوار ہے یہ مین نظر آیا ہے۔ کہ مسجد اپنی وسعت میں امید سے بڑھ کر وسیع ہے اور ایسا یقین دلایا گیا ہے۔ کہ حضور خلیفۃ المسیح کی سکونت بھی یہاں ہے۔ مسجد کی مغربی طرف آپ کے رہائش کا مکان ہے۔ محراب مسجد جو نہائت کشادہ ہے اس مین نہایت نفاست سے کپڑے مکلف لٹکتے ہیں آپ محراب سے ذرا آگے ہو کر ان کے نیچے کتاب ہاتھ میں لے کر درس دے رہے ہیں حلقہ نشین درس سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ یہ عاجز بھی مسجد میں بیٹھا ہے اور ایک بزرگ سے مصافحہ کر رہا ہے۔ میں تعجب کرتا ہوں کہ چھوٹی سی مسجد کس قدر وسیع ہوگئی ہے اور کیسی شان پر ہے یہ ایسا دلکش سمان تھا کہ بھولتا نہیں اور طبیعت مین سرور پیدا ہوتا ہے اس سے مین نے سمجھا ہے۔ کہ حضور کی شان بہت بڑی ہے اور پھر پوری صحت پر بحال ہو کر باب قبض کھل جائیگا۔ عاجز کی یاد دلادیں اور سلام مسنونہ عرض کردیں۔

خواجہ صاحب کو جزائے خیر

برادر ماسٹر رکن الدین صاحب گوجرانوالہ سے لکھتے ہیں جب صبح ہر روز بھائی احمد دین صاحب درس قرآن شریف دیتے ہیں اور ہفتہ میں یا دوسرے ہفتہ میں ایک دفعہ حضرت خواجہ صاحب کا نیاز حاصل ہو کر احباب ان کے نفوس قدسیہ سے بھی فیضیاب ہو جاتے ہیں اور ہمیں ہمیشہ نصائح فرماتے رہتے ہیں۔ خاص کر ان کا ارشاد آب زر سے لکھنے کے قابل ہے کہ جماعت میں کہیں اختلاف نہ ہونے پائے۔ اختلاف ہی زوال کی جڑ ہے۔ حضرت مسیح موعود ع کے خلیفہ کے ارشاد کی جو آپ نے جلسہ سالانہ قادیان میں فرمایا تھا۔ ایسی تفسیر فرمائی کہ بس اختلاف اور بدظنی کی بیخ و بنیاد ہماری جماعت سے اکھیڑ ڈالی۔ اللہ تعالیٰ خواجہ صاحب کے ساتھ ہر وقت اپنا فضل شامل حال رکھے۔ والسلام

نیازمند۔ رکن الدین مدرس
گورنمنٹ ہائی سکول۔ گوجرانوالہ

پرانے ملاں

چکڑالے کے ملاں تو ہمارے ناظرین نے سنے ہی ہیں ایک چاوے کے بھی ملاں ہیں جو بھیرہ ضلع شاہ پور میں تشریف فرما ہیں۔ جامع مسجد میں گاہے وعظ کرنے کا موقعہ انہیں دے دیا جاتا ہے۔ بھیرہ میں ایک شیخ نومسلم گئے تھے۔ ان کے منصفانہ کلام کی ملاں صاحب برداشت نہ کرسکے۔ ان پر فتوے لگانے کہ وہابی ہے۔ نیچری ہے مرزائی ہے مگر شیخصاحب قرآن شریف کے معارف ایسے عمدہ بیان کرتے تھے کہ ملاں صاحب کے پچاس سالہ وعظ میں بھی کسی نے نہ سنے ہوں اس واسطے کلام پاک کے عاشقوں نے شیخ صاحب کا وعظ کرا ہی دیا۔ ملاں صاحب نے غصہ میں آکر ممبر کو غسل دلوایا کہ ناپاک ہوگیا ہے۔ مگر ممبر مین تو مسجد میں گڑا ہوا ہے۔ غالباً اس کے پانی نے ساری مسجد کو ہی ناپاک کردیا ہوگا۔ خدا رحم کرے ان لوگوں کی حالت پر۔ نومسلموں کے واسطے ٹھوکر کا موجب بنتے ہیں کسی کو مسلمان تو بنا نہیں سکتے۔ جو بن گیا اس کو بھی کافر بنانے کی سعی میں ہیں ان کے خزانہ میں اسلام تو رہا نہیں کفر کی مہریں بہت ہیں وہی سب پر لگاتے پھرتے ہیں ایسا ہی وہاں ایک اور واعظ بھی ہیں ان کے حالات بھی عجیب سننے میں آئے ہیں۔ تعجب تو انپر ہے جو ایسوں کو اپنا امام بنا کر اپنی نمازیں خراب کرلیتے ہیں کیا انہیں موہنوں کو سامنے کر کر احمدیوں کو کہا جاتا ہے۔ کہ ان لوگوں کی امامت در نماز قبول کریں۔

بیعت

میاں شرف الدین ولد نور الدین صاحب پٹوی سکنہ شہر بنچہ درخواست کرتے ہیں کہ ان کی درخواست بیعت کو درج اخبار بھی کیا جاوے۔ اللہ تعالیٰ استقامت دے

کسی گاؤں میں رہائش کی ضرورت

ایک صاحب مولفۃ القلوب۔ جو علم حکمت سے واقف ہیں اور بچوں کو تعلیم دے سکتے ہیں۔ پنجاب کے کسی گاؤں میں اپنی رہائش رکھنا چاہتے ہیں۔ خط وکتابت بنام رضا معرفت اڈیٹر اخبار بدر ہو۔

اعلان

ان بھائیوں کے واسطے جو گوجرہ کے متصل کسی گاؤں میں اسٹیشن ہائے پکا آنہ۔ جانی ڈالا۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ چٹیانہ۔ شورکوٹ۔ مخدوم پور۔ عبد الحکیم وغیرہ کے نزدیک دیہات میں جاگزین ہیں۔ ہمارے ساتھ یعنے انجمن گوجرہ کے ساتھ شامل ہوں اس کے لئے خط وکتابت ڈاکٹر جلال الدین صاحب پریویٹ پریکٹشنر گوجرہ کے نام کریں۔ جو کہ اس انجمن کے پریذیڈنٹ ہیں اور اپنا پورا پتہ تحریر کریں۔
ایک رشید سکرٹری انجمن احمدیہ۔ گوجرہ۔ ضلع لائلپور

جواب الہامات مرزا

ناظرین بدر کو اطلاع ہو کہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ فروری ۱۱ء میں الہامات مرزا کا ایک جواب چھپ گیا ہے جو کہ مدت ہوئی قاضی اکمل صاحب نے لکھا تھا۔ جن اصحاب کو ضرورت ہو وہ ۳ر فی پرچہ کے حساب بھیجکر منیجر تشحیذ الاذہان قادیان سے منگوالیں۔

اطلاع

شیخ نور احمد سکنہ کھارا اطلاع دیتے ہیں کہ بہ تقریب میلہ بساکھی منڈی اسپان امرتسر پر دلالی کا لائسنس ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

عذاب الٰہی سے بچو!

ناظرین! اللہ تعالےٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے۔ کہ من اهتدى فانما يهتدي لنفسه ومن ضل فانما يضل عليها ولا تزر وازرة وزر اخرى وما كنا معذبين حتى نبعث رسولا۔ یعنی جس نے ہدایت پائی۔ پس جو وہ ہدایت پاتا ہے اسی کی اپنی جان کے لئے ہے۔ اور جو گمراہ ہوا پس جو اس نے گمراہی کی اسی کے لئے ہے اور یہ کہ کوئی اٹھانیوالا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھا سکتا اور یہ کہ ہم عذاب نہیں کیا کرتے مگر پہلے اس کے اپنے رسول بھیج لیتے ہیں پس موجودہ زمانہ کی تباہیوں اور ہلاکتوں کو دیکھ کر کیا یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اس زمانہ میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی مامور ضرور آیا ہے۔ ہندوستان ہی نہیں ساری دنیا پر تباہی آرہی ہے۔ اور عذاب پر عذاب پہونچ رہا ہے کبھی زلزلہ ہے تو کبھی طاعون اور کبھی ہیضہ ہے۔ تو کبھی سیلاب۔ نئی نئی وضع کی بیماریان پیدا ہو رہی ہیں اور مختلف طریقوں سے نوع انسان ہلاک ہو رہی ہے۔ ہندوستان میں تو خصوصاً زلزلہ اور سیلاب کے علاوہ طاعون نے ہلاکت کا دروازہ ایسا وسیع کر دیا ہے کہ گاؤن کے گاؤن اور قصبے کے قصبے تباہ اور برباد ہو گئے ہیں۔ ہر سال پانچ سات لاکھ بلکہ بعض دفعہ اس سے بھی زیادہ آدمی اس قہر آلہی کی نذر ہو جاتے ہیں اب تک لاکھوں عورتیں بیوہ اور لاکھوں بچے یتیم ہو چکے ہیں اور ابھی یہ بیماری ختم ہوتی نظر نہیں آتی بلکہ بڑھتی ہی چلی جاتی ہے۔ چنانچہ اس سال بھی بڑی تیزی سے اپنا کام کر رہی ہے اور ہر ہفتہ بیس ہزار سے زیادہ آدمی اس کی وجہ سے مرتے ہیں پس کیا کوئی درد مند دل ایسا نہیں جو اس کے سبب کو دریافت کرے اور کیا کوئی سعید روح نہیں جو اسکی وجہ معلوم کرے آخر وجہ کیا ہے کہ دنیا پر عذاب کا دروازہ کھولا گیا ہے اور ہلاکت کے اژدہا نے اپنا منہ پھاڑ کر ہزاروں لاکھوں انسانوں کو نگلنا شروع کر دیا ہے لوگون کی عقلوں کو کیا ہوا کہ وہ اس آیت پر غور نہیں کرتے اور دنیا میں اس مامور اور مجدد کو تلاش نہیں کرتے کہ جس کے انکار کی وجہ سے اس قدر ہلاکت دنیا پر آرہی ہے۔ ابھی طاعون کا نام و نشان بھی نہ تھا کہ جب حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود حضرت مرزا غلام احمدؑ نے براہین احمدیہ میں شائع کر دیا تھا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا پر خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو دنیا پر ظاہر کر دے گا اور یہ بھی کہ الامراض تشاع والنفوس تضاع۔ یہ وہ وقت تھا کہ دنیا آرام سے زندگی بسر کر رہی تھی اور کوئی نہ جانتا تھا کہ عنقریب ہلاکت کا بازار اس قدر گرم ہونیوالا ہے لیکن جونہی کہ اس مامور من اللہ کا انکار شروع ہوا اور لوگوں نے آپ کی مخالفت کی کہ آسمان کانپ اُٹھا اور خدا نے اپنے قہری نشان دکھانے شروع کئے طاعون آیا قحط پڑے زلزلے آئے طوفان آئے۔ غرض کہ بیسیوں قسم کی بیماریوں نے دنیا کو گھیر لیا آپنے پہلے ہی سے پیشگوئی کر دی تھی کہ ان عذابوں سے میری جماعت نسبتاً محفوظ رہے گی۔ چنانچہ اس وقت تک سوائے چند ایک کیس کے اس جماعت میں بالکل امن رہا ہے پس کیوں لوگ اپنی جانوں پر رحم نہیں کرتے اور اس صدی کے مجدد کو قبول نہیں کرتے کیا وجہ ہے کہ پہلے زمانہ میں تو اللہ تعالیٰ لوگوں کی گمراہی کے وقت مامور بھیجتا تھا لیکن اب نہیں بھیجتا کیا اللہ تعالےٰ کا رسول اللہ سے وعدہ نہ تھا کہ ہر صدی کے سر پر مجدد آیا کرین گے۔ پھر اس صدی کے سر پر کیوں کوئی مجدد نہ آیا۔ آیا اور ضرور آیا۔ مگر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا نے اس کے لئے اپنی چمک دکھلائی اور اپنی قہر کی تلوار کھینچ کر دنیا پر حملہ کیا اور اس کے مخالفین کو تباہ اور برباد کیا اور جب تک لوگ اس کی سچائی کا اقرار نہ کرین گے اور طرح طرح کے گندوں اور فسق و فجور کو جو ان میں پڑے ہیں ترک نہ کرین گے تو خدا کے قہر کی کھنچی تلوار برابر ان کو ہلاک کئے چلی جائیگی۔ خدا تعالیٰ بڑا غیور ہے وہ کب برداشت کر سکتا ہے کہ اس کے مامور کا انکار کیا جاوے دنیاوی گورنمنٹیں اپنے وزیروں اور سفیروں کی ہتک برداشت نہیں کر سکتیں تو اللہ تعالےٰ اپنے ماموروں کی ہتک کیوں کر گوارا کرے پس اے میرے دوستو! میں آپ لوگوں کی خیر خواہی کے طور پر آپ کو متوجہ کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے لئے اپنے بال بچوں پر رحم کرو اور ملک کو اس تباہی اور ہلاکت سے بچاؤ کیوں ایک مامور من اللہ کی مخالفت کر کے اپنے ساتھ اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کو بھی ہلاک کرتے ہو طاعون ملک میں بڑھ رہا ہے اور کون جانتا ہے کہ کس کس کی موت اگلے سال مقدر ہے پس پیشتر اس کے کہ موت توبہ کا دروازہ بند کر دے خدا کے مامور کے سایہ کے نیچے آکر اللہ تعالیٰ کی پناہ کو ڈھونڈو اور ضد اور ہٹ کو چھوڑ دو دیکھو آسمان نے رمضان کے مہینہ میں بموجب حدیث صحیحہ سورج کو گرہن لگا کر مسیح کی آمد پر دلالت کر دی اور زمین پر طاعون اور زلزلوں نے اس کی سچائی پر مہر لگا دی پھر بے فائدہ کیوں دیر لگاتے ہو اور حق سے کیوں منہ موڑتے ہو یاد رکھو کہ اگر اس مامور من اللہ کا دعویٰ تم لوگوں نے خلوص دل سے نہ پرکھا۔ تو تمہارے عزیز و اقربا کی گمراہی کا گناہ بھی تمہارے ہی سر ہوگا۔ ہم نے پکار پکار کر سنا دیا اور آسمان اور زمین نے ہماری تائید کی کہ اس زمانہ کا مجدد اور مسیح و مہدی آگیا اور خدا نے اس کے لئے ہزاروں نشان دکھلائے پس اگر اب بھی تم توجہ نہیں کروگے اور ٹھنڈے دل سے اس کی دعاوی پر غور نہیں کروگے تو قیامت کے دن خدائے واحد لاشریک کے حضور میں جوابدہی کرنی پڑیگی اور اس وقت ٹھٹھے اور ہنسی سے کام نہیں چلیگا بلکہ اس بات کا جواب دینا ہوگا۔ کہ جب احادیث میں بتائی ہوئی کل نشانیاں پوری ہو گئیں اور اس کے ہاتھ پر خدا نے ہزاروں نشان دکھلائے تو کیا سبب کہ تم نے ایک مامور کے دعاوی پر غور تک بھی نہیں کیا اور اس کی باتوں کو ٹھٹھے اور ہنسی میں اڑا دیا اور ہم تو عرض کریں گے کہ آلٰہی ہم نے ہر طرح سے حق کی شناخت کے لئے انکو بلایا مگر انہوں نے ہماری ایک نہ سنی ابھی وقت ہے توبہ کرو اور سُستی نہ کرو اگر تم کو کچھ شکوک ہوں وہ ہم سے دریافت کرو اور خدا کے حضور میں دعا کرو کہ آلہی اگر مرزا غلام احمد قادیانی واقعی سچا اور تیری طرف سے مامور ہے تو ہم کو اس کی شناخت عطا کر۔ آمین یارب العالمین۔

میں پھر بڑی عاجزی سے التجا کرتا ہوں کہ طاعون بڑے زور سے بڑھ رہی ہے لِلّٰہ سستی کو چھوڑ دو اور خدا کے مامور کو قبول کرو اور اپنے بال بچوں کے حالوں پر رحم کرو۔ خدا تعالےٰ کے قہر کا مقابلہ کرنا اچھا نہیں ہوتا انسان کی کیا بساط ہے کہ اس کے حکم کے مقابل میں دم بھی مارے پس بہتر ہے کہ اس کے حکم آگے سر جھکا دو۔ اور تقوٰی اور طہارت سے کام لو تا خدا تم پر رحم کرے غفلتوں اور سستیوں کو ترک کرو تا کہ اللہ تم کو اپنی پناہ میں کر لے ضد اور ہٹ کو چھوڑ دو تا سلامت رہو۔ وما علینا الا البلاغ
واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

خاکسار میرزا **محمود احمد**۔ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

صاحبزادہ صاحب نے یہ اشتہار علیحدہ چھپوائے ہیں جس قدر کسی صاحب کو مطلوب ہوں۔ محصولڈاک بھیجکر منگوالے۔ (بدر)

بنارس جماعت احمدیہ بنارس نے تجویز کی ہے کہ ایسٹر کی تعطیلات میں وہاں ایک جلسہ احمدیہ ہو۔ حضرت خواجہ صاحب کو بلایا ہے۔ غالباً یہاں سے بھی کچھ دوست جائینگے

وی پی جن صاحبان نے قیمت اخبار بدر تا حال نہیں دی ان کے نام ۴ مئی کا پرچہ وی پی ہوگا ایک ماہ پہلے اطلاع کی جاتی ہے +

ایک خط بخدمت اڈیٹر صاحب الحکم

جناب خواجہ صاحب نے ایک خط اڈیٹر صاحب الحکم کو لکھا ہے جس کی ایک نقل انہون نے درج اخبار بدر کرنے کے واسطے ارسال فرمائی ہے۔ لاہور کی جماعت جو بارہ وفات کا جلسہ ہر سال کیا کرتی تھی اس کو اڈیٹر صاحب الحکم نے بھی پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا ہے اور خواجہ صاحب لکھتے ہین کہ ہم نے وہی کیا ہے اور کچھ نہین کیا۔ لہٰذا میرے خیال مین بات صاف ہوگئی ہے اور اس معاملہ مین کوئی اختلاف نہین۔ دراصل اس جلسہ کے عید میلاد کے دن ہی ہونے اور اسی مقام پر ہونے سے جہان عید میلاد ہوئی۔ بعض غلط فہمیان پیدا ہوگئین۔ جو دور ہو گئین۔ فالحمدللہ۔ اڈیٹر

الحکم ۱۱ جلد ۱۵ کے صفحہ ۳ کالم ۳ مین بعنوان عید میلاد یا مذہب برنگ فیشن آپنے ذیل کی سطور لکھی ہین۔

ہمارے بعض دوستون نے بھی غلطی کھائی ہے۔ جو وہ عید میلاد مین شامل ہوئے انہین قبل از وقت حضرت امام مفترض الطاعۃ کے حضور اس کو پیش کرنا چاہیئے تھا اور پھر آپ کی اجازت سے جو کچھ وہ حکم دیتے وہ کرتے۔ مین مانتا ہون۔ کہ ان مین سے جو بھی شامل ہوئے ہون وہ اعلائے کلمۃ الاسلام کے خیال سے ہوئے ہون گے لیکن کیا وہ اسسے پہلے بطور خود نہین کرتے تھے جو زیادہ مفید اور مبارک تھا۔ پھر اس مین شمولیت کی کیا حاجت تھی؟" کاش! قلم اُٹھانے سے پہلے آپ مجھ سے تحقیق کر لیتے۔ تو آپ کو ان سطور کے لکھنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ افسوس ہے کہ آپنے غلط واقعات لکھ کر جماعت مین ایک گونہ ابتلار پھیلائی۔ ہم نے وہی کیا جو آپ کے الفاظ مین زیادہ مفید اور مبارک تھا۔ نہ ہم عید میلاد کے مجوز مین نہ ہم شریک ہوئے۔ اگر آپ پیسہ اخبار کے اعلانون کو دیکھ لیتے۔ تو آپ کو معلوم ہوتا کہ اس نے (پیسہ اخبار) جہان عید میلاد کا اشتہار دیا ہے۔ وہان ہمارے جلسہ کا اشتہار الگ اسی عنوان سے دیا ہے جس عنوان سے ہمارا جلسہ اول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت سے آپ کی زندگی مین ہوا۔ اور پھر حضور کے وصال کے بعد حضرت آقا خلیفۃ المسیح کی اجازت سے شروع ہوا ایسے جلسون کی تائید مین جو خود حضور مغفور علیہ السلام نے اپنی زندگی مین تقریر فرمائی وہ چند دن ہوئے۔ کہ الحکم کے میلاد نمبر مین شائع ہوئی۔ اور اسی تقریر کی اطاعت مین ہماری جلسہ ہوتے رہے ہین۔ ہمارا پہلا جلسہ سنہ ۱۹۰۸ء ماہ اپریل مین بحین حیات حضرت اقدس مسیح موعود ہوا۔ پھر سنہ ۱۹۰۹ء کو وہ جلسہ عظیم الشان باجازت حضرت مسیح موعود ہوا۔ جو دو دن ہوتا رہا اور مجلس عالیہ کے پریذیڈنٹ پہلے دن حضرت قبلہ مولوی محمد علی صاحب اور دوسرے نواب صاحب باجازت حضرت خلیفۃ المسیح ہوئے اور جس مبارک جلسہ کی شمولیت کے لئے حضرت صاحبزادہ صاحب اور مولانا مولوی صدر الدین صاحب قادیان سے باجازت حضرت خلیفۃ المسیح جری اللہ تشریف فرما ہوئے تھے۔ اور جس محترم جلسہ مین بعنوان "بارہ وفات" حضرت صاحبزادہ صاحب نے بھی تقریر فرمائی تھی۔ پھر یہ جلسہ سنہ ۱۹۱۰ء مین محمڈن ہال مین ہوا۔ اس سنہ ۱۹۱۱ء مین ہماری دیکھا دیکھی غیر احمدیون کو بھی جوش آیا اور انہون نے عید میلاد منائی۔ جس کا اشتہار لف ہذا ہے۔ ہم نے حسب معمول اپنا جلسہ بارہ وفات الگ کیا۔ جس کا اشتہار بھی بھیجتا ہون اس اشتہار کا عنوان بھی وہی تھا۔ جو برابر عرصہ چار سال سے ہو رہا ہے۔ آپ ان ہر دو اشتہارات کی نقول بھی شائع فرما دین۔ آیندہ آپ جو کچھ واقعات لاہور کے متعلق ارقام فرمادین۔ ان کی پہلے تحقیق کرلین۔

خواجہ کمال الدین۔ وکیل چیفکورٹ۔ احمدیہ بلڈنگس لاہور۔ ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء

نقل اشتہار از جانب غیر احمدیان

جلسہ تقریب سعید عید میلاد النبی جس کا اشتہار بہ ثبت دستخط شمس العلمار مفتی محمد عبد اللہ صاحب ٹونکی۔ شمس العلمار مولوی عبد الحکیم کلانوری۔ صوفی حافظ سید جماعت علی پوری قبل ازین شائع ہوچکا ہے۔ ۱۲۔ ربیع الاول مطابق ۱۴۔ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء میدان وہال اسلامیہ کالج لاہور مین منعقد قرار پایا ہے۔ صبح سے نماز ظہر تک لوگ اپنے اپنے گھرون مین مجالس منعقد کرین اور عید منائین گے۔ نماز ظہر کے بعد سے نماز مغرب تک جناب سرور انبیار حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شمائل و فضائل کریمہ کے متعلق وعظ اور تقریرین ہون گی۔ جن کا پروگرام حسب ذیل ہوگا۔

نام تقریر کرنے والون کا	مضمون	منٹ	سے بجے تک (بجے - منٹ)
طلبار مدرسہ حمایت اسلام و تعلیم القرآن	تلاوت قرآن مجید	۵	۲ - ۵
شمس العلمار مفتی محمد عبد اللہ صاحب ٹونکی	ضرورت عید میلاد	۱۵	۲ - ۲۰
شمس العلمار مولوی عبد الحکیم صاحب کلانوری	اخلاق رسول اللہ صلعم	۲۰	۲ - ۴۰
نعت خوان	نعت	۵	۲ - ۴۵
ڈاکٹر محمد اقبال صاحب ایم-اے	تہوار اور انکا اثر قومیت پر	۲۰	۳ - ۵
مولوی سید ممتاز علی صاحب	رسول پاک کا کچھ ذکر	۲۰	۳ - ۲۵
نعت خوان	نعت	۵	۳ - ۳۰
مولوی سید علی صاحب حائری	فضائل رسول اللہ صلعم	۲۰	۳ - ۵۰
شیخ عبد القادر صاحب بی-اے	شفیع امت کے احسانات	۲۰	۴ - ۱۰
احمد حسین خان صاحب بی-اے	نعت	۵	۴ - ۱۵
حکیم غلام محی الدین صاحب	سیرت آنحضرت صلعم	۲۰	۴ - ۳۵
نماز عصر		۳۰	۵ - ۵
ظفر علی خان صاحب بی-اے علیگ	ہمارے پیغمبر کی شان رحمۃ اللعالمینی	۲۰	۵ - ۲۵
حافظ ظفر علی صاحب	وعظ	۱۰	۵ - ۳۵
صوفی حافظ سید جماعت علی شاہ صاحب	صفات رسالت	۳۰	۶ - ۵

سید ممتاز علی سکرٹری مجلس انعقاد عید میلاد النبی۔ لاہور

نقل اشتہار از جانب جماعت احمدیہ

جلسہ یادگار روز وفات حضرت سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والتحیات حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بسرپرستی انجمن احمدیہ لاہور بمقام اسلامیہ کالج (حبیبیہ ہال) لاہور بتاریخ ۱۲۔ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۹ھ مطابق ۱۴۔ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء۔ بروز منگل بعد از نماز مغرب (۶½ بجے شام)

اس جلسہ مین تلاوت قرآنی و نعت خوانی کے علاوہ خواجہ کمال الدین صاحب وکیل لاہور مضمون ذیل پر ایک مفید لیکچر دین گے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک کامل اور زندہ رسول ہین

اس لیکچر مین کل مذاہب دیگرہ کے مقدس ہادیون کا تعزت و تکریم ذکر خیر کرکے ان کے مقابل ان خصائص نبوتیہ کو پیش کیا جاویگا کہ جن سے حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پاک اس دار فنا سے تشریف لیجانے پر بھی حیات النبی ہے۔

بابو الٰہ یار صاحب المتخلص جوگی ایک نعتیہ نظم پڑہین گے۔ جو مشہور قومی شاعر لاہور کے ہین۔

المشتہر

شیخ رحمت اللہ۔ مالک انگلش ویرہوس۔ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ۔ لاہور

ناظرین کی کیا رائے ہے؟

بدر کی لکھائی گنجان کردی گئی ہے اور سطرین بڑہائی گئی ہین نمونہ سامنے ہے۔ ناظرین کی اس کے متعلق کیا رائے ہے اس طرح مضمون زیادہ درج ہوسکتا ہے۔

دعا مدد

برادر عبد الغنی صاحب احمدی نے ایک کارخانہ سٹیل ٹرنک بنانے کا بےلیس روڈ قریب ہسپتال۔ ہوڑہ کھولا ہے۔ احباب سے درخواست دعائے برکت کرتے ہین

جنازہ غائب

عمر الدین صاحب خیاط پنڈی بھٹیان مین اور چودھری شہاب الدین صاحب گمٹھالیان فوت ہوگئے ہین۔ احباب سے درخواست دعا جنازہ ہے

خواجہ صاحب جھنگ مین

برادر غلام نبی صاحب احمدی اطلاع کرتے ہین کہ حسب درخواست انجمن خادم المسلمین حضرت خواجہ صاحب نے جھنگ مین دو دن تقریر کی ہر دو کا بہت اثر ہوا۔ دوسرے لیکچر مین اپنے دعوی کی بنیاد بھی ظاہر کی مگر ہر کہ ومہ عالم و جاہل۔ خورد و کلان مین تعریف کا شور ہے پر پہلی

کلامِ امیر

بدعات سے بچو!

ایک دوست کا خط آیا کہ مین اپنے بچہ کا ختنہ کرانا چاہتا ہون۔ ہماری قوم مین اس کے متعلق بعض بہت بڑی بڑی رسمین ہین۔ حضور کوئی ایسی ہدایت فرماوین۔ کہ جس سے ان رسوم کی پابندی ٹوٹ جاوے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا مین اور کوئی دستور العمل قائم کرنا نہین چاہتا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو حکم ہے وہ تو اس سے زیادہ نہین کہ ختنہ مین جو چمڑا کاٹنے کے لائق ہے وہ کاٹ دیا جاوے اور کوئی بات اس موقع پر ثابت نہیں جس کا میں حکم دون۔

فرمایا۔ ختنہ کی رسوم کا ایک نتیجہ مین نے خود دیکھا ہے۔ کہ ایک وقت مالیر کوٹلہ مین ایک قوم نے اخراجات رسوم کے میسر نہ ہونے کی وجہ سے ختنہ کرنا ترک کر دیا تھا پہلے ایک شخص نے اخراجات کے نہ ہونے کی وجہ سے ختنہ نہ کرایا اور پھر آہستہ آہستہ قوم کے اور لوگون نے بھی اسی کی تقلید کی۔ آخر ادن کے ایک مجتہد کو ان سب کا ختنہ کرنا پڑا۔ درمیان مین

ایک اور دوست نے ذکر کیا کہ ایک قوم کے بعض آدمیون نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ ہماری برادری کے ہمیشہ دو حصے رہتے ہیں اور ہمیشہ یہ کوشش رہتی ہے کہ ساری برادری کا اتفاق نہ ہو جائے بلکہ اگر کوئی موقع شادی غمی کا آجاوے تو کثیر اخراجات کے خوف سے عمداً اتفاق ہوتی ایک حصہ برادری سے پھوٹ کر لینی پڑتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میرے نہایت قریبی رشتہ کے گھر مین ایک موقع شادی کا تھا۔ انہون نے ادائے رسوم کا خیال کیا۔ تو مین نے کہہ دیا اگر ایسا کرو گے تو مین کبھی شریک نہ ہونگا۔ اونھون نے جب نہ مانا تو مین نے اُتنے روز ان کا کھانا بھی چھوڑ دیا اور گھر مین میری بیوی الگ کھانا پکاتی تھی۔ اس موقع پر میری مخالفت ہوئی۔ مگر بعد مین مین نے دیکھا کہ وہ تمام برادریان جن کی خاطر رسمین ادا ہوئی تھین۔ سب کی سب ٹوٹ پھوٹ گئین اور اُن رسمون نے کچھ بھی نہ سنوارا۔

فرمایا۔ ایک بہت بڑا آدمی تھا اس کی لڑکی کے ناطہ کے لئے بیسیون پیغام ہوئے وہ سب کی حقارت کر دیتا تھا کسی کو رشتہ نہ دیا۔ آخر دونون بہن بھائی جب تنگ آ گئے تو انھون نے عیسائی ہونے کی تجویز کی۔ لڑکی کے بپتسمہ کے موقع پر ایک نہایت ادنیٰ قوم کے چمار نے بھی بپتسمہ پایا۔ پادری نے اسیوقت گرجا مین دونون کی دینی اخوۃ بناکر نکاح کر دیا اور اس سے اس شخص کی ساری عزت برباد ہوگئی۔ دیکھو۔ رسوم کی پابندی کے بہت بُرے نتائج ہین۔

ہندو کنچنیاں

ایک اور دوست نے ذکر کیا کہ فلان شخص نے ایک موقع پر کہا ہے کہ فلاں فلان قوم مین سے کنچنیان بنی ہین۔

فرمایا کیا ہنود مین کنچنیان نہین اس کو خبر نہین۔ ہندؤن مین پانچ قسم کی کنچنیان موجود ہین۔ ایک قسم طلبار کے لئے۔ دوسری قسم علمار کے لئے۔ تیسری قسم۔ فقرا رسجادہ نشینون کے لئے۔ چوتھی قسم۔ عوام ہندوں کے لئے۔ پانچوین قسم۔ تمام دُنیا کے لئے۔

بنارس مین یہ پانچوں قسم کی کنچنیان موجود ہین اور ویسے ہمارے پنجاب مین اس مذہب کے لوگ ہندوں میں بکثرت ہیں۔ امرتسر۔ لاہور۔ گوجرات۔ سیالکوٹ۔ بھیرہ۔ راولپنڈی میں ⅟ حصہ اس مذہب کے پیرو ہیں میرے پاس ان کی کتابیں موجود ہیں اور میں ان لوگون کو جانتا ہون۔

ایک مبشر رویا

زوجہ محترمہ حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن سیتاپور کا ایک خواب حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت مین پیش ہوا۔ جو انھین کے الفاظ مین درج ذیل کیا جاتا ہے کیونکہ اس سے ایک بشارت پیدا ہوتی ہے۔ کہ جو سڑک قرب الٰہی کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تیار کر رہے تھے وہ اب بہت کچھ صاف ہو چلی ہے اور وقت آگیا ہے کہ تمام درمیانی دقتین رفع ہو کر مخلوقات کے واسطے ہدایت کا پانا آسان ہو جاوے

دیکھا کہ کسی دو منزلہ مکان کی درمیانی یا اُوپر کی منزل مین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہین حضور کا چہرہ نورانی۔ لباس عمدہ۔ اور قبلہ رخ چل رہے ہین۔ مجھ پر مخاطب کرکے فرمایا "آو تمہین دکھلائیں کہ پہلے ہمارے گھر مین چیزین کیسی راستہ مین بکھری پڑی ہوتی تھین۔ اب پہلے سے کچھ راستہ صاف رہتا ہے" آپ کے ایسا فرمانے پر چند چیزین جو راہ مین پڑی تھین ادن کو مین نے اوٹھا کر ایک طرف کر دیا۔ پھر حضرت مسیح موعود ع نے فرمایا "مولوی صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح سے مراد ہے) سے خدا بہت خوش ہے۔ پانچون وقت ننگے پاؤں وضو رکیا۔ پاؤں دہوئے۔ نمازین پڑہین اور دنیا مین آکر بہت محنت کی ہو کبھی تکلف نہین کیا جیسا جہاں کھانا مل گیا۔ کھا کر بے تکلف بیٹھ کر پھر کام مین لگ گئے یا گھر سے باہر چلے گئے اسلئے خدا ان سے بہت خوش ہے" پھر فرمایا "خدا تم سے (مراد حاضرین۔ خلیفہ رشید الدین وان کی زوجہ) بہی خوش ہے۔ لیکن اتنا نہین جتنا مولوی صاحب سے۔ کوشش کرو اور راستہ مین کوئی چیز ہو تو اس کو اُٹھا کر راستہ صاف کر دو۔ فقط۔

حضرت خلیفۃ المسیح ع نے فرمایا کہ یہ ایک بے نظیر خواب ہے۔ اس مین راستہ تو وہی صراط مستقیم ہے اس کو صاف کرنا چاہیئے اپنی کمزوریون اور غفلتون کو دُور کرنا چاہیئے۔

فرمایا۔ اس خواب سے اہل تشیع کا بھی ردّ ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ پاؤن نہین دہوتے اور اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالےٰ پاؤن دہونے سے خوش ہوتا ہے۔

عید میلاد بدعت ہے

جماعت شملہ کا خط پیش ہوا۔ کہ پیسہ اخبار مین یہ خبر پڑھ کر کہ عید میلاد کے دن لاہور مین احمدیہ جماعت کے ایک جلسہ مین خواجہ صاحب لیکچر دین گے۔ ہم نے بھی عید میلاد کا جلسہ منعقد کیا۔ اس کے متعلق حضور کا کیا حکم ہے حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ عید میلاد بدعت ہے۔ عیدین دو ہی ہین۔ اس طرح تو لوگ نئی نئی عیدین بناتے جائینگے اور احمدی کہین گے کہ مرزا صاحب پر الہام اوّل کے دن ایک عید ہو اور یوم وصال پر عید ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے بڑے محب تو صحابہ تھے اونھون نے کوئی تیسری عید نہین بنائی بلکہ ان کا یہی مسلک رہا کہ ؎

یزہد و ورع کوش و صدق و صفار
ولیکن میفزائے بر مصطفےٰ

اگر عید میلاد جائز ہوتی۔ تو حضرت صاحب (مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بڑے محب تھے۔ وہ مناتے ایسی عید نکالنا جہالت کی بات ہے اور نکالنے والے صرف عوام کو خوش کرنا چاہتے ہین۔ ورنہ ان مین کوئی دینی جوش نہین۔

(اس جگہ اس بات کا کہنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ جماعت شملہ کو غلطی لگی۔ ورنہ جماعت لاہور عید میلاد کی مجوز نہی اور نہ اس مین شریک ہوئی۔ وہ اشتہار جو سید ممتاز علی صاحب سکرٹری مجلس انعقاد عید میلاد النبی لاہور کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ اس مین بہت سے لیکچرارون کا ذکر ہے۔ مگر کسی احمدی کا نام نہین اس کے متعلق ایک مراسلت اسی اخبار مین دوسری جگہ چھپی ہے۔ ناظرین ملاحظہ فرماوین۔ بدر)

شیعہ سُنّی کا جھگڑا کیوں کر طے ہُوا

ہمارے مُحب مرزا اکبیر الدین صاحب ریلوے گارڈ جو آج کل لکھنو مین رہتے ہین۔ بمعیّت برادر مرزا حسام الدین صاحب حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور مین حاضر تھے ان کے ساتھ لکھنو کے متعلق کچھ باتین ہو رہی تھین۔ فرمایا۔ جب مین لکھنو مین پڑہتا تھا۔ تو میرے استاد حکیم صاحب کے پاس مرزا رجب علی بیگ صاحب فسانہ عجائب کے مصنف بہی آیا کرتے تھے ایک دن مین نے مرزا صاحب کو کہا کہ آپ تو اب بوڑہے ہو گئے ہین۔ آیئے اپنا فسانہ عجائب ہی مجھے پڑہا دیجئے۔ اسکو انہون نے منظور فرمایا۔ ہنوز دو ہی صفحے پڑہے تھے کہ اس مین ایک ایسی عبارت آئی جس سے مین تاڑ گیا۔ کہ مرزا رجب علی بیگ صاحب شیعہ نہین ہین بلکہ سُنّی ہین مین نے انہین کہا کہ ہمین معلوم ہو گیا ہے کہ آپ تو سُنّی ہین۔ حیران ہو کر پوچھنے لگے کہ کس طرح مین نے کہا دیکھئے آپ نے اپنی کتاب مین جہان سُنّی علمار کا ذکر کیا ہے ان کے لئے لفظ "اِدھر" کا استعمال کیا ہے اور جہان شیعہ علمار کا ذکر کیا ہے ان کے لئے لفظ "اُدھر" کا استعمال کیا ہے۔ اس اِدہر اور اُدہر سے ظاہر ہو گیا ہے کہ آپ سُنّی ہین۔ شیعہ نہین ہیں حیران ہو کر کہنے لگے اچھا جانے دو اس بات کو پھر ایک دن مین نے پوچھا کہ آپ فرمایئے کہ آپ نے کس طرح سو فیصلہ کیا تو فرمایا۔

"یہ ایک عجیب واقعہ ہے۔ مین لکھنو مین نواب سعادت علی خان صاحب کے ہان ملازم تھا۔ ایک دفعہ کسی ضرورت کے سبب دہلی جانا ہُوا۔ تو نواب صاحب نے فرمایا۔ کہ دہلی جاتے ہو۔ شاہ عبد العزیز صاحب کو بھی دیکھتے آنا کہ کیسے آدمی ہین۔ مین جب دہلی گیا۔ تو شاہ صاحب کی خدمت مین ایک دن حاضر ہُوا۔ مگر کچھ بات کرنے کی جرأت نہ ہوئی دوسرے دن بہی حاضر ہُوا۔ مگر اسی طرح چپ چاپ بیٹھ کر چلا آیا۔ مین ڈرتا تھا کہ ریختہ اُردو بولنے مین غلطی کہاؤن گا اور شرمندہ ہونگا۔ جب تیسرے دن گیا۔ تو پھر شاہ صاحب نے خود ہی پوچھا۔ کہ آپ کہاں سے آئے ہین۔

مین نے کہا کہ لکھنؤ سے۔ فرمایا۔ وہان آپ کس جگہ رہتے ہین۔ مین نے اس محلہ کا پتہ دیا۔ جہان پل کے پاس مین رہتا تھا۔ تو فرمایا ہان آپ چاندپور سے آئے ہین۔ مین نے عرض کی کہ نہین۔ مین چاندپور سے نہین آیا لکھنؤ سے آیا ہون۔ پھر فرمایا کس جگہ۔ مین نے پھر وہی پل والا پتہ دیا تو فرمایا۔ ہان مین سمجھ گیا ہون آپ چاندپور سے آئے ہین ایسا ہی تین دفعہ تبلایا اور تینون دفعہ انہون نے کہا کہ چاندپور۔ مین حیران ہی رہا کہ یہ عجیب آدمی ہین۔ مین لکھنؤ کہتا ہون اور یہ چاندپور ہی کہتے چلے جاتے ہین اس کے بعد مین نے ان سے سوال کیا کہ سنی شیعہ کا جو جھگڑا ہے اس کا فیصلہ کیون کر ہے۔ فرمایا۔ کہ تم قرآن شریف پڑھو اسی سے سب فیصلہ ہو جاتا ہے۔ مین نے عرض کی کہ مین عربی نہین جانتا۔ فرمایا۔ ہمارے شاہ رفیع الدین صاحب نے قرآن شریف کا ترجمہ لفظی کر دیا ہے ہر لفظ کا ترجمہ اس کے نیچے لکھ دیا ہے اس کو پڑھو اور سمجھو۔ سب فیصلہ معلوم ہو جائیگا۔ جب مین واپس لکھنؤ آیا۔ تو نواب صاحب سے ذکر آیا وہ نواب بھی عالی دماغ تھے انہون نے جھٹ تحقیقات شروع کی۔ آخر ثابت ہوا کہ جہان مین رہتا تھا وہان پہلے ایک گاؤن چاندپور نام تھا۔ نواب نے مجھے بہت ہی نادم کیا کہ تم لکھنؤ کی ناک کاٹ آئے۔ تمہین اپنے گھر کی بھی خبر نہین اور شاہ صاحب پر اعتراض کرنے لگے۔ مین بہت شرمندہ ہوا۔ تب مجھے خیال آیا۔ کہ ان کی ایک بات تو سچی نکلی۔ آؤ۔ دوسری کو بھی آزمائین۔ قرآن شریف لے کر پڑھنے لگا۔ اسی سے مجھے سمجھ آگیا۔ کہ حق کس طرف ہے

چُپ نہ ہونیوالے

ابن خزر جو مولوی ثناء اللہ صاحب کا کچھ ذکر تھا۔ فرمایا بعض قسم کے لوگ ایسے ہین کہ ان کو کسی طرح چُپ نہین کرا سکتے ایسون کو کچھ سمجھانا بے سُود ہے۔ وہ کچھ نہ کچھ باتین بناتے ہی چلے جاتے ہین۔

سب سے پہلے کس چیز کی ضرورت ہے؟

ایک شخص نے کہا کہ نجات سب سے مقدم ہے۔ فرمایا نجات تو فضل سے ہے اور فضل کا جاذب ایمان ہے۔ پس سب سے مقدم ایمان ہے۔ ایمان اچھے پھلون کا بیج ہے اب دیکھنا چاہئیے کہ سب سے اعلےٰ ایمان کس مذہب نے تعلیم کیا ہے۔ بہت سی باتین ہین مثال کے طور پر ایک عبادت گاہ کو بلاوا ہی لے لو۔ عیسائی گھنٹے بجاتے ہین اور ہندو سنکھ۔ پر مسلمان کہتا ہے۔ اللہ اکبر۔ جس نے اللہ کو اکبر مان لیا۔ وہ بدی کے نزدیک کب جائیگا۔ ایمان کے لئے سب سے اعلےٰ تعلیم ہر امر مین اسلام ہی کی ثابت ہوتی ہے

مُنہ پہ عیسیٰؑ کے مین کہہ دون کہ مسیحا وہ رُخ

خلق اس عاجز نے اپنی آنکھون سے حضرت خلیفۃ المسیح نورالدین صاحب مین دیکھا اور خدا گواہ ہے کہ اللہ جل جلالہ نے خلیفہ مین خاصیت انبیاء علیہم السلام کی سی دے رکھی ہے اور عفت اور سخا مین بہت ملتی جلتی صورت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہے اگر یوحنا اور مرقس زندہ ہوتے۔ تو ضرور اس خلیفۃ المہدی کے ہاتھون کو چُمتے۔ عاجز بحلف بیان کرتا ہے۔ کہ علماء موجودہ اہل حدیث مین سے اس شان کا متقی انسان نہین۔ کم فہم ہین وہ انسان کہ جو اس خلیفۂ وقت کی شناخت نہین کرتے۔ اور ناحق اس آیت قرآنی کی عمومیت سے انکار کرتے ہین اور وہ یہ ہے۔ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصلحٰت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم۔ افسوس کہ صاحب اخبار اہل حدیث نے اس حدیث سے بھی کچھ فائدہ نہ اٹھایا جو یہ ہے۔ ”من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ“۔ یعنے جس نے امام وقت کو نہ پہچانا وہ جاہلیت کی موت مریگا۔ جو حال تھا۔ بقید تحریر مقید کیا۔ والسلام۔

خاکسار کبیر الدین احمدؐ۔ احمدی۔ از قادیان سکرٹری انجمن احمدیہ لکھنؤ

کبیرالدین امرتسر مین

عاجز مورخہ ۲۲۔ مارچ ۱۹۱۱ء کی شب مین لکھنؤ سے قادیان دارالامان کو روانہ ہوا ۲۴۔ مارچ کو امرتسر پہونچا۔ معلوم ہوا۔ کہ امرتسر سے بٹالہ کو ٹرین ساڑھے آٹھ بجے دن کے چھوٹے گی۔ چونکہ فرصت کا وقت غیبی امداد سے مل گیا تھا۔ دل نے رغبت دلائی۔ کہ چل مولوی ثناء اللہ صاحب کے مکان پر۔ چنانچہ سپید محلہ مین کہ جہان مولوی صاحب کا مکان ہے۔ ہمراہی برادر حسام الدین احمدؐ احمدی جا پہونچا۔ بعد مزاج پرسی وغیرہ کے مولوی صاحب نے میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر اخبار الحق کی بہت کچھ شکایت کی اور کہا کہ وہ ایڈیٹر اخبار اہل حدیث کو خبیث کر کے لکھتے رہتے ہین اور پھر دعوے یہ کہ ہم احمدی حضرتؑ کے صحابی ہین اور پھر علماء کو خبیث اور پلید بنانا۔ اس پر عاجز نے عرض کی کہ ہمارے سرور کائنات نے بھی حدیث مین پلید انسان کو خنزیر فرمایا ہے جیسا کہ یقتل الخنزیر۔ یعنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ... کا فرون کو قتل فرمائین گے دیکھو حدیث مین آدمی کو خنزیر بولا ہے۔ اس پر خفا ہونے کی کیا بات ہے۔ یہ کہہ کر عاجز واپس اسٹیشن آیا اور قادیان روانہ ہُوا۔

”بدرِ منیر بجواب المنیر“

ہمارے نزدیک اگر کوئی اس سویہ کو اختیار کرے کہ خواہ مخواہ کسی سے نہ الجھنا چاہیئے۔ تو ایک حد تک یہ امر قابل تعریف ہے اور جو اس کو خضر راہ تسلیم کر کے قدم اٹھاتے ہین ان کا فرض ہے کہ وہ اس راہ کو چھوڑنے سے بال بال بچنے کی کوشش کیا کرین۔ اور کبھی بھول کر بھی اس کے خلاف قدم اٹھانے کے خیال کو گوشۂ دل مین جگہ نہ دین۔ خواہ کسی معاملہ مین عقل سلیم اور دورائت سے کام نہ لینے کے باعث۔ وکسی ایسے امر کو جو حقیقتاً قابل تعریف ہے۔ خطرناک یا لائق نفرت یقین کر بیٹھین ایسا ہی جن لوگون کو اپنا طرز عمل یہ دکھلانا منظور ہو کہ ایک دوسرے کی خواہ مخواہ باحق و ناحق ہی طرفداری اور تائید کرنے سے اغماض کرین گے۔ تو ان کا فرض ہے کہ وہ اپنے خیال شریف مین مست الست رہا کرین۔ خواہ مخواہ دوسرون پر بغیر سوچے سمجھے ریمارکس کیا کرین اور نہ اپنے قلمی طاقت کے گھمنڈ مین آ کر دھمکایا ہی کرین۔ وجہ یہ کہ دنیا مین سوا اکرم کی مخلوق مین قلم کے دھنی نہ ایک نہ دو۔ بلکہ ہزارون ہزارون اور بے شمار موجود ہین ایسی حالت مین مذکورہ بالا روش پر قدم شریف رکھنے والون کا کسی کو دھمکانا اور خصوصاً ان کو جن کے قبضۂ جری اللہ اور سلطان القلم کا معزز ٹائٹل پا کر اپنے کارنامون سے ثابت کر چکے ہین۔ کہ قلمی میدان مین ان کا اور ان کے شاگردون کا مقابلہ کرنا خالہ جی کا گھر نہین ہے۔ خطرناک اور سیاہ غلطی ہے۔ ہم نہین چاہتے کہ خواہ مخواہ کسی کو چھیڑین لیکن جو خواہ مخواہ ہم کو چھیڑے اپنی قلمی طاقت کا گھمنڈ دکھائے۔ اس کے زعم باطل کو نہ توڑنا بھی عقلمندی سے بعید ہونے کے علاوہ ایسون کو حوصلہ دلانا ہے ۱۲ مارچ کے بدر مین تقدس مآب حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے احمدیون اور غیر احمدیون مین اصولی فرق ہے یا فروعی کے سوال کے جواب مین **اصولی فرق** ثابت کیا ہے اور جس بنا پر ثابت کیا ہے۔ اس پر دل کھول کر بحث کر دی ہے یا یہ سمجھو کہ اپنے مقصد کے ادا کرنے کے لئے مختصراً جس امر کی ضرورت تھی۔ اس کا بیّن طور پر اظہار کر دیا ہے اس کو دیکھ کر المنیر کے شاعر اوڈیٹر صاحب نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ نہ حضرت اقدسؑ خلیفۃ المسیح کے کلام پاک کا مطلب سمجھا۔ نہ ریمارکس کرنے کے لئے ڈٹ گئے حالانکہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کی تصدیق نہ صرف قرآن کریم سے ہوتی ہے بلکہ ہر ایک عقل سلیم سے کام لینے والا سمجھ سکتا ہے کہ رسولون کو ماننے والے اور ان کی ہر ایک ادا کو قابل عملدرآمد شرح صدر سے تسلیم کرنے والے اور وہ جو ان کے وجود کو کوڑی کام کا یقین نہین کرتے ہین۔ برابر نہین ہو سکتے۔ المنیر شاعر اوڈیٹر صاحب اگر انصاف کا چشمہ لگا کر حضرت کے ارشاد پر غور کرتے۔ تو ان کو ماننا پڑتا۔ کہ جناب مرزا صاحب علیہ السلام پر فتوے دینے والے دراصل قرآنی تعلیم سے بہت دور اور کو تہ سون دور ہونے کے باعث اس ارشاد کو بالکل فراموش کر بیٹھے ہین۔ جو اسلام کا اصل اصول ہے یعنی لانفرق بین احد من رسلہ۔ اور اسی باعث انہون نے ایک رسول کو جس کی بروزی رسالت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود پیشگوئی کرنے کے علاوہ اس کو اپنا سلام پہونچانے کی بھی وصیت کی تھی نہ صرف انکار کیا بلکہ اس کے اول درجے کے مکفر اور مکذب بھی بن گئے۔ حالانکہ اگر وہ معاذ اللہ کاذب ہوتا۔ تو اس کے وحی والہام کے زمانہ کی مدت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدت سے کیقدر ہرگز نہ بڑھ جاتی۔ کیا ایسے رسول کی تکفیر کرنی اصولی فرق ہے یا فروعی۔ کہ جس کا ذکر قرآن اور حدیث مین ہو۔ اور ارضی و سماوی نشانات موجودہ نے اس کے دعوے حقہ کی صداقت کا ثبوت دے دیا ہو بے شک ہے اور ضرور ہے واقعات سے تو یہی ثبوت ملتا ہے۔ کہ ہمارے اکثر مولوی صاحبان نے رسالت کے معاملہ مین قرآنی اصولی ہان اسلام کی حقیقی منشاء سمجھنے سے پہلوتہی کی ہے۔ بعض وہ اس معاملہ مین اسلامی اور قرآنی تعلیم سے دور دہجور ہو گئے اور اس کے لئے ایک بالکل نیا اصول گھڑ لیا۔ حالانکہ قرآنی تعلیم رسالت کے لائق بننے کے لئے دُعا کرنا سکھاتی ہے اور وعدہ دیتی ہے۔ کہ ایسا ہوگا۔ غور کرو۔ ارشاد ہوتا ہے۔ کہ مسلمانو۔ تم یہ دُعا کیا کرو۔ اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیہم۔ یعنے اے خدا ہم کو ہدایت کو وہ رستہ دکھا۔ جس پر چلنے سے انسان منعم علیہ گروہ کا ساتھی بن

بن جاتا ہے اور یہ صاف ظاہر ہے کہ منعم علیہ گروہ نبیون اور رسولوں کا ہوتا ہے۔ ومن یطع اللّٰہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللّٰہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقاً (سورۃ نساء) یعنے جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی کامل اتباع کرے گا۔ وہ اس قدر قابل انعام قرار پائیگا۔ کہ وہ نبیون۔ صدیقون۔ شہیدون اور صالحین جیسا بن جاوے گا۔ یا یہ سمجھو۔ کہ ان کا ساتھی بن جاویگا اور ان کا ساتھی بن جانا کیا ہے۔ کامیابی اور برومندی کی راہ ہے۔ پھر کیا انبیاء کے ساتھ رہنے اور اُٹھنے بیٹھنے والے وہ کمالات حاصل نہین کر سکتے جس سے منصب رسالت پر سرفراز فرمائے جاسکین۔ ضرور بضرور حاصل کر سکتے ہین۔ غور کرو کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس بیٹھنے والے ہارون نبی اور رسول بنے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صحبت کے اثر سے لوط علیہ السلام نے نبوت اور رسالت پائی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی ایک نبی کے پاس رہ کر اور اس کی خدمت کر کے اُن بکریان چرا کر نبوت اور رسالت کے قابل اپنے آپ کو بنایا۔ جناب عیسے علیہ السلام کے نیک دل حواری مسیح کی صحبت مین رہنے کے سبب امت عیسوی مین رسول کہلاتے ہین۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پرتوہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مسند آرائے خلافت اور نبوت و رسالت کا وارث کیا۔ اور حضرت عمر علیہ السلام کے متعلق تو یہان تک فیصلہ ہوگیا۔ کہ اگر کسی غیر نبی کے آنے کی آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ضرورت ہوتی یعنے کسی انسانی کمالات مین کمی رہ جاتی۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے اس کا پورا سبق نہ مل سکتا تو تقدس مآب سیدنا عمر علیہ السلام نبی اور رسول بنتے۔ لیکن آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات نے جہان اپنے رنگ مین رنگ کر نبوت اور رسالت کے لائق بننے کا انہی ذات ستودہ صفات کو ثابت کیا۔ وہان یہ بھی سمجھایا کہ انسانی ترقی اور کمال کی تمام منزلین آپ کے نقش قدم پر چلنے سے طے ہوسکتی ہیں اس لئے سچے دل سے خدا کے پیارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا اور آپ کی اتباع کرنا۔ جہان خدا کے محبوب بننے کا ذریعہ ہے۔ جیسے کہ قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ۔ وہان مذکورہ بالا آیت سے رسالت کے لائق بننا بھی ہے۔ چنانچہ قرون اولیٰ کے بزرگون مین سے نہ صرف مردوں کی اس امر کے متعلق شہادت ملتی ہے بلکہ عام ہونے کے باعث عورتون کی بھی۔ جیسے کہ جناب عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ یہ تو کہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہین لیکن یہ نہ کہو۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہین ہماری تو سمجھ مین نہین آتا کہ جو ان معقول امور کو چھوڑ کر نئے اصول گھڑتا ہے اور اسی کی بنا پر مومنون ان مومنون کو جو قرون اولیٰ کے نقش قدم پر چلنے والے ہین کفر کے فتوے دیتا ہے وہ ان سے اصولی فرق نہین رکھتا۔ تو کیا فروعی۔ حقیقتاً یہ اصولی فرق ثابت ہوتا ہے۔ مگر انصاف شرط ہے۔ لطف یہ ہے کہ شاعر ایڈیٹر صاحب اس رویہ کو اصلاح کا رویہ یقین کر بیٹھے ہین کہ جو خدائی اصطلاح مین مفسدانہ رویہ ہے یعنی وہ یقین کر بیٹھے ہین کہ دینی معاملات مین مثل دنیوی معاملات کے گم سُم رہنا یا حق و باطل کے اظہار سے اغماض کرنا اصلاح کا ذریعہ ہے۔ حالان کہ یہ شاعر صاحب کی سیاہ غلطی ہے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ مین جو چند مصلحون کے دعویدار تھے۔ وہ خدا کے کلام مین انہم ہم المفسدون کے خطاب کے سزاوار قرار پائے۔ پھر اس سے زیادہ لطف یہ ہے کہ ہمارے شاعر ایڈیٹر صاحب نہ صرف خلیفۃ المسیح علیہ السلام سے بلکہ خلد آشیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکفرین و مکذبین سے اصولی اختلاف رکھتے ہین ورنہ کوئی وجہ نہ تھی کہ احمدیون اور غیر احمدیون مین اصولی فرق کے ارشاد پر وہ ایسے ریمارکس کرنے کے لئے طیار ہوجاتے کہ جو کفر کے فتوے دینے والے مولوی صاحبان کے معتقدات کے سراسر خلاف ہین آخر ایک کو حق پر ماننا ان کو لازم تھا لیکن احمدی اور غیر احمدی مسلمانون کے سراسر خلاف وہ اس قسم کے مسلمان نکلے کہ نہ ادھر سے اتفاق نہ ادھر سے محبت گویا کہ شاعر ایڈیٹر صاحب دونون فریق سے اصولی اختلاف رکھتے ہین۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ مرزا حسین بیگ۔ ہیڈ کلرک چھاؤنی لاہور

(اپیل)

ایک نئے احمدی کا خط اپنے غیر احمدی باپ کے نام

بخدمت مکرم معظم حضرت ابو الکرم زاد اللہ مجدہٗ۔ خاکسار ...... آپ کا فرزند آپ کی خدمت مین نہایت ادب سے سلام مسنون عرض کرتا ہے آپ کا نوازش نامہ تلطف شمامہ پہونچا۔ جسے مین نے نہایت محبت۔ نہایت تعظیم۔ نہایت اخلاص کے ساتھ پڑھا۔ صاحب من! آپ نے قادیانی لوگون کا حال اور ان کے عقائد دریافت کئے ہین۔ مین آپ کی خدمت مین اسی سلسلہ کے امام کے اشعار پیش کرتا ہون۔ جسمین انہون نے اپنے اپنے عقائد صاف صاف لکھ دئے ہین اور وہ یہ ہین۔

ما مسلمانیم از فضلِ خدا ؛ مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم ؛ ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست ؛ بادۂ عرفانِ ما از جام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام ؛ دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن ؛ جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ؛ ہر نبوت را برو شد اختتام
اقتدائے قولِ او در جان ماست ؛ ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد ؛ ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است ؛ منکر آن مستحق لعنت است
معجزاتِ او ہمہ حق اند و راست ؛ منکر آن مورد لعنِ خدا است
معجزاتِ انبیاء سابقین ؛ آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ؛ ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

یہ اشعار حضرت مرزا غلام احمدؐ صاحب کے ہین جن سے آپ کے تمام سوال حل ہوجاتے ہین۔ آپ لکھتے ہین اس نے دعویٰ خدائی و پیغمبری کیا۔ حالان کہ یہ دونون دعوے جمع نہین ہو سکتے۔ ان اشعار مین آپ نے لکھا ہے۔ کہ

ہر نبوت را برو شد اختتام

یعنے سب نبوتین آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہوگئین پھر آپ حضرت ختم الرسل کے بارے مین فرماتے ہین ۔

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است ؛ خاکم نثار کوچۂ آل محمدؐ است

جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کے کوچہ کی خاک اپنے تئیں سمجھتا ہے کیا وہ دعوئے خدائی کرتا ہے۔ یا اس پیغمبری کا جواب سمجھ رہے ہین آپ نے کہا ہے کہ وہ کچھ اور کلمہ پڑھتے ہین۔ ازالۂ اوہام مین حضرت مرزا صاحب فرماتے ہین :-

ہمارا مذہب۔ ز عشاق فرقان و پیغمبریم۔ بدین آمدیم و بدین بگذریم۔ ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ

لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی مین رکھتے ہین جس کے ساتھ بفضل خدا و توفیق باری تعالےٰ اس عالم گزران سے کوچ کرین گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین و سید المرسلین ہین اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہین۔ کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے۔ اور ایک شوشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہین ہوسکتا اور نہ کم ہوسکتا ہے۔"

پھر آپ یعنی حضرت مرزا صاحب اپنے ایک اشتہار مین لکھتے ہین۔ "یہ الزام سراسر افترا ہے۔ مین نہ نبوت کا مدعی ہون اور نہ معجزات اور ملائک اور لیلۃ القدر سے منکر۔ بلکہ مین ان تمام امور کا قائل ہون۔ جو اسلامی عقائد مین داخل ہین اور جیسا کہ **سنت جماعت کا عقیدہ** ہے ان سب باتون کو مانتا ہون۔ جو قرآن اور حدیث کے رو سے مسلم الثبوت ہین اور سیدنا و مولانا حضرت محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہون۔ میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی۔ جناب رسول اللہ محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہوگئی۔ **اٰمنت باللّٰہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والبعث بعد الموت واٰمنت بکتاب اللّٰہ العظیم القرآن الکریم۔**

یہ سب حضرت مرزا غلام احمدؐ صاحب کے اپنے لکھے ہوئے الفاظ ہین اب آپ غور فرماوین۔ کہ اس عقیدے کا شخص مسلمان ہے یا نہین۔

پھر اس بزرگ نے اپنی تمام زندگی اپنا مال اپنی جان سب خدا تعالےٰ کی راہ مین خرچ کی اور اپنی اولاد کے لئے کوئی جائداد دنیاوی نئی پیدا کر کے نہین چھوڑی جس سے معلوم ہو کہ وہ دنیا دار تھا اور وہ دنیا کمانے کے لئے خدا تعالےٰ پر افترا کرتا تھا اس نے تو سارا زور کافرون کے مقابلہ میں لگایا اور عیسائیون اور آریوں کے ساتھ مباحثہ کر کے انپر فتح پائی۔

ایسے شخص پر کفر کا فتوے دینا کب جائز ہوسکتا ہے آپ ذرا سوچین کیا اتنی سی بات سے کہ حضرت عیسٰی بن مریم علیہ السلام فوت ہوچکے ہین۔ حالان کہ سب انبیاء فوت ہوچکے ہین۔ ولا نفرق بین احد من رسلہ۔ کیا حضرت سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کوئی ہے۔ جب وہ بھی فوت ہوگئے تو اور کون ہے جو زندہ رہے۔ پھر خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد آئے گا پس یہ صدی کیون خالی گئی۔ حالان کہ اسلام پر اس زمانے مین سخت حملے ہو رہے ہین۔

اب مین آپ کی خدمت مین عرض کرتا ہون [illegible] کیا دیکھا۔ مین نے یہ دیکھا کہ یہان [illegible]

علماء و فضلاء کی ایک کثیر جماعت محض دین کے لئے مقیم ہے اور اسبات کی خبر حضرت مرزا صاحب نے تیس سال پیشتر اپنی کتاب براہین احمدیہ میں شائع کی تہی کہ خدا نے فرمایا کہ تیرے پاس دور دور سے لوگ آئیں گے۔ جبکہ وہ (مرزا صاحب) بالکل اکیلے تھے اور ان کو کوئی نہ جانتا تھا پس یہ جماعت دن رات اللہ کے ذکر میں مشغول ہے۔ وہی کلمہ لا اله الا الله محمد رسول الله پڑھتے ہیں۔ اسی طرح اذانیں پانچ وقت ان کی مساجد میں ہوتی ہیں۔ پانچوں نمازیں اسی طرح پڑھتے ہیں جس طرح ہم لوگ پڑھتے ہیں۔ اور اللہ اور اس کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ہے۔ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ ان میں سے جو صاحب طاقت ہیں حج بھی کر آئے ہیں ماہ رمضان میں تیس روزے رکھتے ہیں۔ قرآن شریف صبح شام پڑھتے رہتے ہیں اور قرآن شریف وہی ہے جو ہماری طرف بھی ہے۔ یہاں قادیان میں کوئی قرآن نہیں چھپا۔ وہی قرآن مجید ہے میں نے خوب دیکھ لیا ہے۔ مسکینوں غریبوں کی پرورش کرتے ہیں۔ یہ ایک گاؤں ہے مگر اللہ نے اسے بڑا رتبہ دیا ہے۔ تین اخبار نکلتے ہیں۔ تین رسالے ہیں۔ انہیں دین اسلام کے مسئلے ہوتے ہیں کا لفوں کے اعتراض کا جواب دیتے ہیں۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف ہوتی ہے۔ حضرت مرزا غلام احمدؐ صاحب کو یہ لوگ اسی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک غلام سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ایک شعر ہے۔ ؎

برتر گمان و وہم سے احمدؐ کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح زمان ہے

آپ کو جو خبریں پہونچی ہیں وہ غلط ہیں۔ خاکسار نے جو کچھ عرض کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ گواہ ہے بالکل سچ ہے آپ خود آکر دیکھ لیں۔ اگر اس کے خلاف پائیں تو جو سزا چاہیں دیں۔ علماء کی فتویٰ کا آپ کو خیال ہے۔ صاحب من! حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کر دینے کا فتوےٰ لینے والے بھی اپنے تئیں علماء ہی کہتے ہیں۔ حضرت غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ پیر دستگیر مشہور ہیں ان پر بھی کفر کا فتوےٰ علماء نے لگا دیا تھا۔ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ سے اینٹیں گننے کا کام لیا۔ سو یہ لوگ تو اس طرح کرتے ہیں

جناب والد بزرگوار! میں نہایت ادب سے عرض کرتا ہوں کوئی کسی کی قبر میں نہیں جائیگا۔ آپ خدا کے لئے خود آکر ملاحظہ اور اپنے طور پر تحقیق کریں۔ کہ جو خبریں آپ نے سنی ہیں بالکل غلط ہیں۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ یہ لوگ اسلام پر قائم اسلام پر فدا اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جان نثار ہیں۔ میں انہیں کس طرح کافر کہوں اور کیوں کر ان سے الگ ہو جاؤں۔

آجکل حضرت مرزا صاحب کے خلیفہ جناب مولوی نور الدین صاحب ہیں۔ جو ایک بڑے عالم فاضل اور متقی تابع سنت نبوی و حامی اسلام ہیں۔ وہ بھی لوگوں سے بیعت کے وقت کلمہ شہادت پڑھاتے ہیں اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت اور قرآن مجید و حدیث پڑھنے کی تاکید کرتے اور اسی بات کا عہد لیتے ہیں اور والدین کی فرمانبرداری واجب فرماتے ہیں اور میری جان بھی اگر آپ کی فرمانبرداری میں فدا ہو تو میری نجات کا موجب ہے اور میں تابع حکم خدا و رسول ہوں

آپ اطمینان فرماویں۔ یہ خط سارا دو تین بار پڑھیں والسلام مع الاکرام۔

مولوی صاحب اندہاپل والے کے نمبر ۳ کا جواب

جناب مولوی حکیم محمد عیسیٰ صاحب ساکن اندہاپل بنارس نے ایک نمبر ۳ اشتہار شائع کیا ہے۔ جسمیں فرماتے ہیں کہ وہ مولوی الٰہی بخش صاحب کے شکوک رفع کرنے کی طرف اسواسطے متوجہ نہیں ہوئے کہ وہ زبان عربی میں دخل نہیں رکھتے۔ خوب! اس طرح تو قریباً تمام سوالات کا خاتمہ ہو گیا۔ کیونکہ ہزاروں آدمی ایسے ہیں جو عربی چھوڑ اردو بھی اچھی طرح نہیں جانتے اگر انہیں کوئی شک پیدا ہو جائے۔ تو پہلے انہیں یہ حکم دینا چاہئیے۔ کہ جاؤ۔ عربی زبان پڑھ آؤ۔ پھر تمہارا شک رفع ہو سکتا ہے۔ دوسرے فرماتے ہیں۔ کہ شروط مناظرہ طے نہیں ہوئے حالانکہ احمدیوں کی طرف سے شروط مناظرہ پیش ہو چکے ہیں۔ جب آپ ان کو تسلیم کر لیں اور کوئی نئی شرط بطور بہانہ گریز نہ لگا دیں جیسا کہ آپ نے نمبر ۲ میں فرما دیا کہ مولوی الٰہی بخش اور بخشی صاحب کے سوائے کوئی بالمقابل نہ ہو۔ آپ ہمارے اشتہار کے شرائط کو لفظ بلفظ نقل کر کے منظور فرما دیں۔ اور اس کے مطابق انتظام کریں پھر ایک احمدی مولوی آپ کی خدمت میں پیش ہوگا۔ اور آپ کا یہ فرمانا کہ محض ناقل جھوٹا نہیں ہوتا براہ مہربانی ایسی تعلیم اپنے شاگردوں کو نہ دیا کریں۔ ہم خیر خواہی سے کہتے ہیں زمانہ نازک ہے۔ گورنمنٹ نے قانون بنایا ہے۔ کہ اس کے برخلاف جو شخص کہیں کوئی مضمون لکھیگا اس کا ناقل بھی لکھنے والے کی طرح جیلخانہ پہونچایا جاویگا اور یہ تو دنیوی گورنمنٹ ہے اب آسمانی گورنمنٹ کا حکم ہے۔ آپ کو یاد نہ ہو تو حدیث شریف ہم یاد دلا دیتے ہیں۔ کفیٰ بالمرء کذباً ان یحدث بکل ما سمع۔ واہ جی مولوی صاحب حضرۃ رسول اکرم تو فرماتے ہیں کہ جھوٹا کہلانے کے واسطے اتنا ہی کافی ہے کہ ہر بات جو سنی جاوے وہی آگے بیان کی جاوے۔ حافظ صاحب نے بے تحقیق پیسہ کا مضمون آگے چلا دیا خیر اسمیں ہمارا حرج نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر آپ مباحثہ نہیں کرنا چاہتے تو آپ کی مرضی۔ ہم زبردستی نہیں کرتے ورنہ ٹال مٹول کرنا اور بیہودہ حیلہ بازی کے پردہ میں فرار کرنا مناسب نہیں۔

جماعت احمدیہ بنارس

جلسہ انجمن احمدیہ رہانہ

یہاں گرد و نواح کے مختلف قصبات میں چند احمدی احباب ہیں لیکن ایک دوسرے سے باوجود چند کوس کے فاصلہ کے ملنے کا موقعہ نہیں ملتا تھا آخر چودہری سوہنے خان صاحب نے سب احمدی برادران کو ۲۶ فروری ۱۹۱۱ء کو موضع مٹھیانہ میں مدعو کیا۔ چنانچہ سب کے اکٹھا ہو جانے پر کمترین نے تجویز پیش کی۔ کہ بھائیوں کو آپس میں ملنا چاہئیے اس لئے اور چندوں کے التزام کے لئے انجمن قائم کی جاوے۔ باتفاق رائے تجویز ہوا کہ بے شک انجمن کی ضرورت ہے اور انجمن قائم ہو گئی۔ ۲ چونکہ اور دیہات میں چند ہی آدمی احمدی تھے اور رہانہ میں زیادہ ہیں اس لئے اس کا نام "انجمن احمدیہ رہانہ" قرار پایا ۳ تجویز پیش کی گئی انجمن کا جلسہ ماہوار ہونا چاہئیے تاکہ کم از کم ایک ماہ بعد ضرور ایک دوسرے سے ملنے کا موقعہ مل جایا کرے۔ قرار پایا کہ ہر انگریزی مہینہ کے آخری اتوار کو انجمن کا ماہوار جلسہ ہوا کرے اس دن بھی فروری کا آخری اتوار ہی تھا اس لئے وہ پہلا جلسہ انجمن احمدیہ رہانہ کا قرار پایا ۴ جمعہ کے لئے کہ ایک جگہ جمعہ کی نماز ہوا کرے۔ کہا گیا۔ تجویز ہوا کہ گاؤں کا فاصلہ زیادہ ہے اس لئے مناسب ہے کہ پھگلانہ اور رہانہ یا کھیالہ میں جمعہ کی نماز ہو اور گرد و نواح کے بھائی ان دونوں سنٹروں میں آجایا کریں ۵ (الف) حکیم محمد عنایت اللہ صاحب میر مجلس (ب) چودھری محمد عثمان خان صاحب مشیر انجمن (سکرٹری) اور ماسٹر محمد علی صاحب ناظر انجمن تجویز ہوئے۔ امین اور محاسب کی خدمات چودھری محمد عثمان خان صاحب ہی سرانجام دینگے۔ ۶ چونکہ فاصلہ زیادہ ہے اور ایک جگہ ہی انجمن ہونا مناسب نہیں ہے اس لئے ہر ایک جلسہ متعلقہ مقامات پر ہوا کرے۔ ۷ دوسرا ماہوار جلسہ موضع پھگلانہ میں ہو ۸ نقول بدر۔ الحکم اور سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ کو بغرض اطلاع ارسال کرتا ہوں۔

۲۶ مارچ ۱۹۱۱ء کو پھگلانہ میں دوسرا ماہوار جلسہ تھا۔ جس میں تجویز ہوا۔ کہ کتب کی اکثر ضرورت رہتی ہے اور کتابوں کے لئے حاجی پور منشی حبیب الرحمٰن صاحب کے پاس جو دس بارہ کوس کا فاصلہ ہے۔ جانا پڑتا ہے اس لئے سب بھائی چندہ کریں تاکہ کتب خانہ کھولا جاوے۔ چنانچہ حسب ذیل چندہ پیشگی ہوا۔ اور باقیوں نے بعد میں دینے کے لئے کہا۔ (ب) ایک رقم پیشگی دیجاوے۔

چودھری حاجی نواب خان صاحب	پھگلانہ	۶	ماہوار
چودھری سوہنے خان صاحب	مٹھیانہ	۲	۲
چودہری خیر محمد صاحب	پھگلانہ	۳	۲
ماسٹر محمد علی صاحب	آدم پور	۲	۲
منشی محب الرحمٰن صاحب	برانچ پوسٹماسٹر بالشہ		۲

۲ کتب خانہ چودہری خیر محمد خان صاحب کے مکان پر پھگلانہ میں رہے۔ ۳ ماہوار چندہ کے لئے سب نے وعدہ کیا کہ ایک سیر فی من غلہ سے نکالکر فصل پر دیا کریں گے۔ ۴ دوسرا جلسہ موضع رہانہ میں ہونا قرار پایا۔ والسلام

خبردار پوسٹ کارڈ بیرنگ ہو جاتے ہیں

ڈاک کے قانون ساز آئے دن پوسٹ کارڈوں کے قواعد میں کچھ ایسے تغیر کرتے رہتے ہیں جن کی اطلاع پبلک تک بہت دیر میں پہنچتی ہے اور کارڈ اکثر بیرنگ ہو جاتے ہیں آج ہمارے پاس دو کارڈ پہونچے ہیں جن کے دائیں طرف کے نصف میں نہ فرستندہ کا نام تھا نہ کوئی مضمون تھا نہ کوئی اور لفظ تھا اور ٹکٹ چسپاں تھے مگر وہ بیرنگ کئے گئے تھے کیونکہ ان پر لکھا تھا کہ Stamper

[illegible]

دفتر اخبار بدر قادیان سے طلب کرو

مجموعہ درثمین فارسی اردو مکمل ۹ر
درثمین مکمل فارسی مجلد ۶ر غیر مجلد ۵ر
سنّت احمدیّہ - ۴ر
معیار الصادقین ۳ر
لیکچر لاہور ار
کامن احمدی (الٰہ داد والے) ۰ر
شہادت القرآن ۲ر
جام شہادت ۔ر
کتاب الصیام ار
تفسیری نوٹ ۔ر
غلامی - ۳ر
رویائے صالحہ ۴ر
السرّ المکتوم ۵ر
فتح الدین ۳ر
مباحثہ رام پوری ۲ر
الاستخلاف ۳ر
شری نہہ کلنک درشن ۸ر
حضرت اقدس کی پرانی تحریریں ار
مکتوبات احمدیّہ بجائے ۸ر صرف ۴ر
بدر کے پرانے فائل ۱۹۰۸ء للعہ

درثمین مکمل اردو مجلد ۳ر غیر مجلد ۲ر
چولہ گرو نانک صاحب ار
کفن ۳ر
القول الصحیح - ار
کامن احمدی (مولوی غلام رسول صاحب) ار
نظم مستورات ۰ر
سرالشہادتین ار
شرائط بیعت ۔ر ایک روپیہ کی ۱۲۵
صحیفہ آصفیّہ ۲ر
عصمت انبیاء ۶ر
ضرورت زمانہ ۸ر
شہادت آسمانی حصہ اول و دوم ار
ظہور المسیح ۶ر
البرہان الصریح ۲ر
مجموعہ فتاوٰے احمدیّہ ۱۲ر
مورکھ سیدھ ار
کرشن لیلا - ار
خط اور حضرت کی تقریر ار
سات پارے ترجمۃ القرآن - بجائے سات روپیہ کے صہ
فائل ۱۹۰۹ء للعہ

فائل سنہ ۱۹۱۰ء للعہ

تبلیغی کارڈ

سادہ کارڈون کے دوسری طرف جو نصف حصہ خالی ہوتا ہے ہم نے اس پر بدر پریس مین حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی کا ثبوت چھپوایا ہے جس کے مقاصد ذیل عنوان ہیں "ابن مریم مرگیا۔ نزول بروزی۔ نشانات ظہور مہدی۔ نشان صداقت" اور بڑی غور و فکر کے بعد نہایت مختصر مدلّل عبارت میں یہ مضمون ادا کیا گیا ہے۔ پانچ آنہ کے ۵۰ کے حساب سے جلد منگوالیں اور خط و کتابت میں استعمال کریں۔ ہم خرما و ہم ثواب۔ بہت تھوڑے چھاپے گئے ہیں۔ بہت جلد درخواستیں کریں۔

ایک نئی تالیف

کشف الاسرار احباب سیّد صادق صاحب مختار عدالت اٹاوہ کے نام سے خوب واقف ہیں اکثر ان کے لاجواب مضامین بدر میں شائع ہوتے رہتے ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے مدلّل گفتگو کرنیکا ایک خاص ملکہ دیا ہے اور ہر ایک مسئلہ کو عالمانہ رنگ میں ایسا باقاعدہ پیش کرتے ہیں کہ خصم کو اس کے ماننے کے سوا چارہ نہیں رہتا۔ آپ نے حال میں ایک رسالہ تالیف کیا ہے۔ جو بدر پریس میں چھاپا گیا ہے اس میں آپ نے بدلائل عقلیہ و نقلیہ ثابت کردیا ہے کہ مسیح بن مریم علیہ السلام فوت ہو گئے اور ان کی قبر کشمیر میں ہے۔ کتاب نہایت خوشخط عمدہ کاغذ پر چھاپی گئی ہے۔ اور قیمت ۲ر ہے۔ درخواستیں بنام مینیجر بدر - قادیان آدین۔

عقائد احمدیہ جس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح احمدی کے دعاوی کا اثبات اور اللہ۔ ملائکہ۔ اور یوم آخر۔ انبیاء۔ کتب تمام ارکان اصول اسلام کی نسبت اپنے عقائد کا اظہار ہے۔ قیمت ۲ر۔ دفتر بدر سے طلب کرو۔

صابون سازی

صاحبان آپ پر روشن ہے کہ کمترین نے ایک اشتہار بدین عنوان۔ "تجارت کا راز دیا تھا۔ فیس مبلغ چار روپے مقرر تھی۔ اب اکثر احباب کے ارشاد کے بموجب فیس مبلغ دو روپے دو آنہ کردی ہے۔ تاکہ غریب سے غریب بھائی بھی فائدہ اٹھا دیں۔ شرائط حسب ذیل ہیں۔ صابن امرتسری قسم اعلیٰ بدون امداد آگ بھی و چونہ صرف چندمین طیار کرنے کی ترکیب عام فہم اردو مین بذریعہ وی پی مبلغ ۲ر مین روانہ ہوگی (۲) پتہ صاف۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب سے جواب۔ (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلٰے طیار نہ ہو۔ تو حلفیہ تحریر پر فیس واپس دی جاوے گی (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدون اجازت مینیجر ترکیب کسی کو نہ بتلائی جاوے گی روانہ کرنا ضروری ہوگا۔

المشتہر
غلام محی الدین اقبال موضع جنڈوالی سب آفس کھوڑیانوالہ
(ضلع لائل پور)

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائین

جیسے بنے ڈاکٹر برمن کا عرق کافورے آؤ

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر سب بھاگتے ہیں۔ اگر پہلے ہی تھوڑا سا سوچو۔ تو یہ تکلیف کیوں اٹھا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کے گھر ڈال رکھتے ہو۔ یہ اصلی عرق کافور ۲۶ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہے گرمی کے دست اور پیٹ کا درد اور تلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیئے۔ یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے طیار کیا ہے اور مثل ہری پتی کی مانند رنگ ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا بدہضمی۔ اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوا نہیں ہے قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ایک شیشی سے چار تک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ
مفصل حالات کی کتاب مفت ملتی ہے۔ منگوا کر ملاحظہ فرماوین

مفرح یاقوتی

طیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور۔ حضرت امیر المؤمنین کی مصدقہ ہے اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے بہی مفرح اور مقوی ہے۔ ہر قسم کے ضعف و سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بادائے قیمت نقد مبلغ للعہ یا بذریعہ قیمت طلب پارسل ملسکتی ہے۔

ضرورت ناطہ ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۱۲ سال قوم زمیندار وڑائچہ ساکن راجیکی ضلع گجرات حال مدرس مدرسہ موضع رسول ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح اور خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جن کی علاوہ زمینداری آمد کے لعہ ماہوار تنخواہ ہے کسی احمدی زمیندار خاندان سے نکاح کرنا چاہتے ہیں جو صاحب پسند فرماویں۔ دفتر بدر میں اطلاع دیں۔

(۲) ایک احمدی نوجوان غریب الطبع۔ قوم کا ارائین ضلع گوجرانوالہ کا باشندہ۔ عمر ۲۰ سال۔ تنخواہ ستر روپیہ ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی۔ مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہان ہے۔ جو صاحب پسند کریں سیّد غلام حسین صاحب ڈپٹی اسسٹنٹ حصار سے خط و کتابت کریں۔

ضرورت نکاح ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہوگی۔

ضرورت ملازم ہمارے ایک معزز کو جو ضلع لائل پور میں ملازم ہیں ایک ایسے استاد انٹرنس تک تعلیم یافتہ کی ضرورت ہے جو ان کے پاس چند ماہ رہکر انہیں انگریزی پڑھادے

جنازہ غائب - میاں عبداللہ صاحب ساکن سونگ مہاجر قادیانی